بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 27

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

30 شوال 1440 ہجری قمری • 4 وفا 1398 ہجری شمسی • 4 جولائی 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَ کُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ○

(آل عمران:104)

ترجمہ: اورتم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 جون 2019 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفور، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

زمین وآسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں بلکہ اس خدائے اَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کی ہستی کو دکھاتی ہیں جو زندہ اور قائم خدا ہے اور جسے اسلام پیش کرتا ہے

یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کیلئے اشد ضروری ہے

درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اسلام کا خدا

اسلام کا خدا ایسا گورکھ دھندا نہیں کہ اسے عقل پر پتھر مار کر بہ جبر منوایا جائے اور صحیفۂ فطرت میں کوئی بھی ثبوت اس کیلئے نہ ہو بلکہ فطرت کے وسیع اوراق میں اس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک یا گلی کے سر پر اس سڑک یا محلہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کیلئے لگائے جاتے ہیں، خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور اس موجود ہستی کا پتہ ہی نہیں بلکہ مطمئن کر دینے والا ثبوت دیتی ہے۔ زمین وآسمان کی شہادتیں کسی مصنوعی اور بناوٹی خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیتیں بلکہ اس خدائے اَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کی ہستی کو دکھاتی ہیں جو زندہ اور قائم خدا ہے اور جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ چنانچہ پادری فنڈر جس نے پہلے پہل ہندوستان میں آکر مذہبی مناظروں میں قدم رکھا اور اسلام پر نکتہ چینیاں کیں اپنی کتاب میزان الحق میں خود ہی سوال کے طور پر لکھتا ہے کہ اگر کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں تثلیث کی تعلیم نہ دی گئی ہو تو کیا وہاں کے رہنے والوں پر آخرت میں مواخذہ تثلیث کے عقیدہ کی بنا پر ہوگا؟ پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ ان سے توحید کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے سمجھ لو کہ اگر توحید کا نقش ہر ایک شے میں نہ پایا جاتا اور تثلیث ایک بناوٹی اور مصنوعی تصور نہ ہوتے تو عقیدہ توحید کی بنا پر مواخذہ کیوں ہوتا؟

توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے

بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی (الاعراف:173) نقش کیا گیا ہے اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔ ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نکلتا ہے۔ مثلث کی شکل میں نہیں نکلتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے۔ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔ زمین کو لو اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول۔ الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ۔ الآیۃ (آل عمران: 191) میں بتلاتا ہے کہ جس خدا کو قرآن پیش کرتا ہے اس کیلئے زمین آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔

مجھے ایک حکیم کا مقولہ بہت ہی پسند آتا ہے کہ اگر کل کتابیں دریا برد کر دی جاویں تو پھر بھی اسلام کا خدا باقی رہ جائے گا۔ اس لئے کہ وہ مثلث اور کہانی نہیں۔ اصل میں پختہ بات وہی ہے جس کی صداقت کسی خاص چیز پر منحصر ہو کہ اگر وہ نہ ہو تو اس کا پتہ ہی ندارد۔ قصہ کہانی کا نقش نہ دل میں ہوتا ہے، نہ صحیفۂ فطرت میں جب تک کسی پنڈت، پاندھے یا پادری نے یاد رکھا ان کا کوئی وجود مسلّم رہا۔ زاں بعد حرف غلط کی طرح مٹ گیا۔

تعلیم قرآن کی شہادت قانون قدرت کی زبان سے ادا ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّہٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ ○ فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ○ لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ (الواقعۃ: 78 تا 80) بلکہ یہ سارا صحیفۂ قدرت کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہے۔ کیا مطلب کہ یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔ اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے جس کو صحیفۂ فطرت کہتے ہیں یعنی قرآن کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔ اس کی تعلیم اور اس کی برکات کتھا کہانی نہیں جو مٹ جائیں۔

ضرورت الہام

ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارج یقین پر نہیں پہنچ سکتا اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے جو تاریکی میں عقل کیلئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے۔ چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا کہ میں ڈرتا ہوں۔ ایک بت پر میرے لئے ایک مرغا ذبح کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی۔ افلاطون کی فلاسفی، اس کی دانائی اور دانشمندی اس کو وہ سچی سکینت اور اطمینان نہیں دے سکی جو مومنوں کو حاصل ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کیلئے اشد ضروری ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے عقل سے کام لو اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لے گا اسلام کا خدا اسے ضرور ہی نظر آ جائے گا۔ کیونکہ درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن بالکل عقل کے ہی تابع نہ بن جاؤ تا کہ الہام الٰہی کی وقعت کو کھو بیٹھو جس کے بغیر نہ حقیقی تسلی اور نہ اخلاق فاضلہ نصیب ہو سکتے ہیں۔ برہمو لوگ بھی شانتی اور سچا نور نجات کا حاصل نہیں کر سکتے، اس لئے کہ وہ الہام کی ضرورت کے قائل نہیں۔ ایسے لوگ جو عقل کے بندے ہو کر الہام کو فضول قرار دیتے ہیں، میں بالکل ٹھیک کہتا ہوں کہ عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔ قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اولوا الالباب فرمایا ہے۔ پھر اسکے آگے فرماتا ہے: اَلَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ۔ الآیۃ (آل عمران:192) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اولوا الالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ نہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 53 تا 56، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

مَیں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ میرے خطباتِ جمعہ کو نہایت غور سے سنیں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں اور میری بیان کردہ ہدایات اور رہنمائی کی پیروی کریں، یہ آپ کے ایمان اور نظامِ خلافت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کا باعث ہوگا

آپ ہمیشہ خلافت کی عظیم نعمت کی قدر کریں اور یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت کی بابرکت رہنمائی، سرپرستی اور حصار میں رہیں

مَیں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ مسلسل ذاتی جائزہ لیتے ہوئے اپنی اندرونی حالتوں کو بہتر بنائیں، نیکی اور تقویٰ میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں اپنے ہر کام اور عمل میں بہترین رویّوں اور بہترین طرزِ عمل کو اپنائیں، بنی نوع انسان کے ساتھ شفقت اور احسان کا سلوک کریں اور ہمیشہ مثالی احمدی مسلمان بنیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مالٹا دسمبر 2018 کے انعقاد کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ مالٹا (یورپ) نے مورخہ 2/دسمبر 2018ء بروز اتوار اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد ایک چرچ کی عمارت Centru Famil ja Mqaddsa کے ایک ہال میں کیا گیا۔ مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ و نائب امیر جرمنی کی زیر صدارت پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو حضور انور نے اس جلسہ کیلئے از راہ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ بعد ازاں اردو اور انگریزی زبان میں تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس کی اختتامی تقریر مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب کی تھی۔ دوسرے اجلاس میں Interfaith Session کا انعقاد کیا گیا اور اس کا عنوان ''محبت سب کیلئے ،نفرت کسی سے نہیں'' رکھا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ و نائب امیر جرمنی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں حاضرین کے سامنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ بعدہ صدر مملکت مالٹا کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد تین مہمان نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ و صدر جماعت مالٹا نے Inter Religious Peace کے عنوان پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 75 رہی جس میں 37 احمدی، 2 غیر از جماعت مسلمان اور 36 عیسائی دوست شامل ہوئے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام قارئین اخبار بدر کیلئے اخبار الفضل انٹرنیشنل 10/مئی 2019 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

پیارے افرادِ جماعت احمدیہ مالٹا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 2/دسمبر کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور جلسہ میں شریک ہونے والوں کو اس منفرد مذہبی اجتماع سے بھرپور روحانی فائدہ اٹھانے اور بے شمار برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں نے اپنے خطبات میں بارہا اس بات کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ ہمیں حقیقی احمدی مسلمان بننے کیلئے مسلسل جدوجہد کرنی چاہئے اور شرائط بیعت پر کماحقہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کا عہد ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا ہے، جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہمارے مہدی'' کے محبت و احترام بھرے لقب سے نوازا ہے۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:

''وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی اُن کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر اُن کے وجود میں نہ رہے۔''   (مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 46-47)

لہٰذا صرف عقائد کی تبدیلی کافی نہیں بلکہ ایک اچھے اور مخلص احمدی مسلمان بننے کیلئے اپنی تمام تر قوت اور صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے شرائط بیعت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ بیعت کا مطلب اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خاطر بیچ دینا ہے۔ اور وہ جو بیعت کا عہد کرتا ہے اُسے چاہئے کہ عاجزی اختیار کرے اور اپنے تئیں تکبر اور انانیت سے کلیۃً علیحدہ کرے۔ بیعت کا مطلب احکامات الٰہیہ کی مکمل پیروی کرنا ہے۔ اگر کوئی حقیقت میں ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو برباد نہیں کرتا اور ہر طرح سے اُس کی حفاظت فرماتا ہے۔

مَیں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ مسلسل ذاتی جائزہ لیتے ہوئے اپنی اندرونی حالتوں کو بہتر بنائیں، نیکی اور تقویٰ میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں، اپنے ہر کام اور عمل میں بہترین رویّوں اور بہترین طرز عمل کو اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اور خاص طور پر بنی نوع انسان کے ساتھ شفقت اور احسان کا سلوک کریں اور ہمیشہ مثالی احمدی مسلمان بنیں۔

مَیں آپ کو یاددہانی کراتے ہوئے توجہ دلاتا ہوں کہ میرے خطباتِ جمعہ کو نہایت غور سے سنیں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں اور میری بیان کردہ ہدایات اور رہنمائی کی پیروی کریں۔ یہ آپ کے ایمان اور نظامِ خلافت کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کا باعث ہوگا۔ اس دور میں، اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام اور عالمی امن کا حصول صرف نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا آپ ہمیشہ اس عظیم نعمت کی قدر کریں اور یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت کی بابرکت رہنمائی، سرپرستی اور حصار میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابی سے نوازے اور آپ کو تمام شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کو توفیق عطا کرے کہ آپ تقویٰ اور روحانیت میں مسلسل ترقی کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ اپنی زندگیوں میں ایک حقیقی انقلاب لائیں اور آپ پاکیزگی، نیک رویّہ، خدمت اسلام اور خدمت خلق میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر بہت فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

خطبہ جمعہ

ہم خدا سے خدا کو مانگیں تو وہ ہر ایک کو مل سکتا ہے

جس کو اللہ تعالیٰ مل جائے اس کے قدموں کے نیچے دنیا کی ہر نعمت آجاتی ہے

جمعے کی نماز کی حاضری اور جامع مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز ادا کرنا اور امام کا خطبہ سننا تمہارے لیے تمہاری تجارتوں سے، کاروباروں سے، دنیاوی کاموں سے، ہزاروں، لاکھوں گنا زیادہ بہتر ہے

دنیاوی کاروبار ہوں یا دوسری نعمتیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہیں

بہت فکر کے ساتھ ہمیں اپنے جمعوں کی حفاظت کرنی چاہیے جس طرح رمضان کے آخری جمعہ کو اہمیت دی جاتی ہے اسی طرح سارا سال کے جمعوں کو اہمیت دینے کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ضروری ہے

سال کے ایک جمعے کو ہی کافی نہ سمجھو بلکہ ہر جمعہ ہی اہم ہے

اگر ہمارا آج ہمارے گزشتہ کل سے بہتر نہیں تو ہم حقیقی مومن نہیں

اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرنے والے پھر اپنی عبادتوں کو رمضان تک محدود نہیں کرتے بلکہ پھر ان کی عبادتیں سارے سال پر محیط ہوجاتی ہیں یہ لوگ دنیاوی خواہشات کیلئے دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کو مانگنے کی دعا کرتے ہیں

رمضان المبارک کے آخری جمعے کے بابرکت موقع پر نمازِ جمعہ کی اہمیت اور قبولیتِ دعا کے فلسفے کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31 مئی 2019ء بمطابق 31 ہجرت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوًا ا نْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ (الجمعۃ 10 تا 12)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لیے بلایا جائے (یعنی نماز جمعہ کے لیے) تو اللہ کے ذکر کے لیے جلدی جلدی جایا کرو۔ اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ (اور) اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لیے اچھی بات ہے۔ اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو، اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو، اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب یہ لوگ تجارت یا کھیل کی بات دیکھتے ہیں تو تجھ سے الگ ہو کر اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور تجھ کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔ تو ان سے کہہ دے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل کی بات بلکہ تجارت سے بھی اچھا ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اور جیسا کہ عموماً لوگوں کا رجحان ہوتا ہے زیادہ لوگ اور خاص طور پر توجہ سے جمعہ کی نماز پہ حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اتفاق سے آج کل اکثر سکولوں میں بھی چھٹیاں ہیں، رخصتیں ہیں اس لحاظ سے بھی حاضری بہتر نظر آرہی ہے اور عموماً نظر آتی بھی ہے۔

سورۂ جمعہ کے یہ آخری رکوع کی آیات ہیں جو میں نے تلاوت کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے جمعوں کی اہمیت کے بارے میں کھول کر بیان فرما دیا۔ پس جمعے پر حاضری اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جمعہ کی نماز کی طرف بلایا جائے تو کسی قسم کی سستی نہ دکھاؤ بلکہ فوری توجہ دیتے ہوئے جمعہ کی نماز کے لیے حاضر ہو جاؤ چاہے جتنی بھی مصروفیت ہے، تجارت کا انتہائی وقت ہے اور اس وقت دنیاوی کام اور تجارت سے بے توجہگی جو ہے ایک کاروباری آدمی کے لیے لاکھوں کروڑوں کے نقصان پر منتج ہو سکتی ہے تو پھر بھی پروانہ کرو اور دنیا کے لاکھوں کروڑوں کے ممکنہ نقصان کی پروا نہ کرتے ہوئے جمعے پر حاضر ہو جاؤ کیونکہ یہ جمعے کی نماز کی حاضری اور جامع مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز ادا کرنا اور امام کا خطبہ سننا تمہارے لیے تمہاری تجارتوں سے، کاروباروں سے، دنیاوی کاموں سے، ہزاروں، لاکھوں گنا زیادہ بہتر ہے لیکن اس کا احساس اسے ہی ہو سکتا ہے جو اس کا صحیح فہم اور ادراک رکھتا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صحیح فہم و ادراک رکھنے والا یقیناً ان تجارتوں کو، کاروباروں کو ثانوی حیثیت دے گا۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا کہ جمعے کی نماز کے بعد پھر تمہیں آزادی ہے۔ جاؤ اور اپنے دنیاوی کاموں اور کاروباروں میں بے شک مصروف ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی کاموں میں بھی برکت عطا فرمائے گا لیکن یہاں پھر واضح فرما دیا کہ اپنی عبادتوں کو صرف جمعے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ خدا تعالیٰ تمہیں ہر وقت یاد رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ رکھو تو پھر تمہیں پہلے سے بڑھ کر کامیابیاں ملیں گی، دینی اور روحانی بھی اور دنیاوی بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے جب اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں تو اس بات کو بھی یاد رکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے بعد ہم نے عصر کی نماز بھی پڑھنی ہے۔ کہ یہ بھی فرائض میں داخل ہے۔ مغرب کی نماز بھی پڑھنی ہے، عشاء کی نماز بھی پڑھنی ہے کہ یہ نمازیں فرائض میں داخل ہیں اور دنیاوی کاروبار ہوں یا دوسری نعمتیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہیں۔ پس کامیابی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت سے ہی وابستہ ہے۔ یہ جمعہ کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش صرف رمضان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ جہاں جیسا کہ ان آیات سے بھی صاف ظاہر ہے کہ تمام جمعوں کے بارے میں یہ ایک عمومی حکم ہے، خاص طور پر حکم ہے۔ عمومی بھی ہے اور خاص بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جمعے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن تو عید کا دن ہے اور یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے اور کس طرح افضل ہے؟ فرمایا کہ اس عید کے لیے سورہ جمعہ ہے یعنی سورۃ جمعہ میں جمعہ کی خاص طور پر ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور پھر آپؑ نے جمعہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک یہودی کا ایک مکالمہ بھی بیان فرمایا کہ جب اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کہ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ جب یہ آیت اتری تو ایک یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے یا اگر ہم پر یہ آیت اترتی تو ہم اس دن عید کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جمعہ عید ہی ہے کیونکہ یہ آیت جمعہ کے دن اتری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 399)

جو عید اللہ تعالیٰ نے ہر ہفتے منانے کا حکم دیا ہے، جس میں دین کے مکمل ہونے کی خبر دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کو تمام کرنے کی خوشخبری دی اس دن کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی اور سمجھتے ہیں کہ رمضان کے آخری جمعہ پر خاص توجہ سے حاضر ہو کر ہم تمام جمعوں کا ثواب لے لیں گے۔ پس بہت فکر کے ساتھ ہمیں اپنے جمعوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ جس طرح رمضان کے آخری جمعہ کو اہمیت دی جاتی ہے اسی طرح سارا سال کے جمعوں کو اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر مومن کو اگر وہ حقیقی مومن ہے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ لیکن ہوتا کیا ہے؟ بہت سے اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے اور دنیاوی کاروباروں اور دنیاوی دلچسپیوں میں اپنے جمعے ضائع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ان دنیاوی چیزوں اور دولتوں اور دلچسپیوں سے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں رزق دیتا ہے۔ پس یہ بہت اہم اور ہر مومن کے لیے قابلِ توجہ امر ہے اور خاص طور پر ہم جو اس زمانے کے امام کو مانتے ہیں ہمیں اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اصل مومن تو احمدی ہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 122-123)

پس یہ ماننا ایک ذمہ داری ڈالتا ہے کہ اپنے عمل بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ دنیاوی خواہشات ہماری ترجیح نہ ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور رضا کو حاصل کرنا ہماری ترجیح ہو لیکن ہم میں سے بہت سے ہیں جو اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا تو کس لیے مانا تھا۔ آپؑ تو ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں مضبوط کرنے کے لیے آئے تھے۔ آپؑ تو اس لیے آئے تھے کہ سب ترجیحات سے زیادہ اور بڑی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور اس کا پیار حاصل کرنا ہے یہ نہ ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور بھی اس وقت جائیں یعنی نماز اس وقت پڑھیں، دعاؤں کی طرف اس وقت توجہ ہو جب ہماری دنیاوی خواہشات پوری نہ ہو رہی ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ان خواہشات کو پورا کرنے کے لیے جھکیں۔ ہمیں یہی نہ پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسے حاصل کرنے کی اہمیت کیا ہے اور ہم اپنی خواہشات اور دنیاوی ضروریات کو ہی اہمیت دینے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لیے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ، جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے، اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے (ہو)۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو۔‘‘ سعادت پانے کے قریب ہو گئے ہو۔ ’’جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔‘‘ جو منکرین ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ ’’اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن‘‘ فرمایا کہ ’’سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لیے پیدا کیا ہے، ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے۔‘‘ پانی پلائے اور اتنا پلائے کہ سیراب ہو جاؤ ’’کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کیے ہیں اُن کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 184-185)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرما دیا کہ اپنے عمل خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کریں اور مجھے ماننے کے بعد اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کریں اور حقوق العباد کے معیار بھی بلند کریں اور اگر یہ نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اس طرح حاصل کرنے والے نہیں بن سکتے جو اس کا حق ہے۔ چشمے سے پانی پینے کے لیے اپنی ترجیحات ہمیں بدلنی ہوں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک موقعے پر فرمایا کہ حضرت صاحبؑ نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس چشمے سے پانی پینا ابھی باقی ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال ہوتا ہے کہ اس کا مخاطب میں تو نہیں۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 126)

تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جو مقام ہے وہ ہم سب پر واضح ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کو بہت عزت کا مقام دیا ہے۔ اگر آپؓ اس فکر میں ہیں تو ہمیں کس حد تک اور کس شدت سے اس کی فکر ہونی چاہیے کہ کس طرح ہم اس چشمہ سے پانی پینے کی کوشش کریں اور ہم کس طرح بیعت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس بات کو سامنے رکھنا ضروری ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق ادا کر دیے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے تو ہماری پیدائش کا مقصد ہی عبادت مقرر فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں ہمارے مقصد کو واضح فرما دیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کا آخری جمعہ پڑھ کر تم نے میرے حکم کی تعمیل کر دی اور میری عبادت کا حق ادا کر دیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ ایک مستقل عمل ہے جو تم نے اپنی ہوش میں آنے سے لے کر اس دنیا سے رخصت ہونے تک ادا کرنا ہے۔ پس سال کے ایک جمعے کو ہی کافی نہ سمجھو بلکہ ہر جمعہ ہی اہم ہے اور پھر جمعوں کی ادائیگی پر توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم جمعہ ادا کر کے میرا حق ادا کرنے والے بن گئے اور یا نمازیں پڑھ کے میرا حق ادا کرنے والے بن گئے اور اس کا کوئی اللہ تعالیٰ کو فائدہ پہنچا ہے یا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں اور ہمارے جمعوں کی، ہمارے ذکر الٰہی کی ضرورت تھی بلکہ فرمایا کہ جب تم جمعوں پر آتے ہو، نماز پڑھتے ہو، خطبہ سنتے ہو اور اس دوران ذکر الٰہی کرتے ہو تو اس میں، ایسے وقت میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگ رہا ہو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے حرام کے علاوہ جو بھی مانگے انسان، اللہ تعالیٰ اگر اس انسان کو وہ گھڑی میسر کر دے تو وہ دعا قبول کر لیتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، حدیث 852)

اب یہ گھڑی، یہ وقت، یہ لمحہ کسی خاص جمعہ کیلئے نہیں ہے بلکہ ہر جمعہ کیلئے ہے۔ پھر ایک موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کی اہمیت پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعے کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے سوائے مریض کے، مسافر کے، عورت کے، بچے کے اور غلام کے کیونکہ یہ سب مجبور ہیں، ان کی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ جس نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(کنز العمال، جلد 7، صفحہ 726، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 21120، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

اللہ تعالیٰ کو تمہاری کسی چیز کی ضرورت نہیں بلکہ وہ تو نوازتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نوازنا ایک مومن سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔ پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جمعے کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

(کنز العمال، جلد 7، صفحہ 712، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 21057، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

اللہ تعالیٰ کے حکموں سے بڑھ کر اور حکموں پر عمل سے بڑھ کر کون سی نیکی ہے؟ پس جب ایک مومن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اس کے حکموں پر عمل کرے جن میں سے ایک حکم جمعہ کیلئے آنا بھی ہے، نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ بھی ہے تو ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اور پھر کس قدر ثواب اللہ تعالیٰ ایک مومن کو دے رہا ہو گا، اس مومن کو جو نیکیاں اور عبادتیں اور جمعوں میں شمولیت صرف اور صرف اس لیے کر رہا ہو گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ کوئی دنیاوی خواہش ترجیح نہیں ہو گی۔ اور بلاوجہ جمعہ چھوڑنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انذاری ارشاد بھی ہے کہ جس کسی نے بلاوجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا۔ (کنز العمال، جلد 7، صفحہ 730، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 21144، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ 1985ء)

پھر فرمایا جو سستی کرتے ہوئے تین جمعے لگاتار چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب التشدید فی ترک الجمعۃ، حدیث 1052)

پس بڑے خوف کا مقام ہے کیونکہ جب مہر لگ جائے تو پھر نیکیوں کی توفیق بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر بے دلی سے نمازوں پر آنا جمعوں پر آنا نفاق پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے اور بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ایک موقعے پر آپؐ نے فرمایا کہ جمعہ پڑھنے آیا کرو۔ ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 752، مسند سمرۃ بن جندبؓ، حدیث 20373، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

بہت ساری نیکیاں کرتا ہے وہ جو اس کو جنت میں لے جا سکتی ہیں لیکن پیچھے رہتا رہتا جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ پس بے شمار مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں شمولیت کی تلقین فرمائی بلکہ بلاوجہ نہ شامل ہونے والوں کو انذار بھی فرمایا۔ کہیں ایک موقع پر بھی یہ نہیں فرمایا آپؐ نے کہ رمضان کا آخری جمعہ پڑھو تو اس لیے تم بخشے جاؤ گے۔ ہاں یہ ہم ضرور دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ ہم نے ابھی آپؐ کے ایک ارشاد میں دیکھا کہ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ تجارت اور لہو ولعب دنیاوی مشاغل کی وجہ سے جمعہ چھوڑنے والے سے، جمعوں کی ادائیگی میں لاپرواہی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ بھی لاپرواہی کا سلوک کرتا ہے اور صرف جمعوں ہی پر اکتفا نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عبادتوں کا حق ادا کرنا ایک مومن کی نشانی بتائی ہے، عبادتوں کا حق ادا کرنے والا اسے بتایا ہے جو ایک نماز سے دوسری نماز کی فکر میں رہتا ہے اور اس کے انتظار میں رہتا ہے اور ایک جمعے سے دوسرے جمعے کی فکر میں رہتا ہے اور انتظار کرتا ہے اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کی فکر میں رہتا ہے اور انتظار کرتا ہے نہ کہ دنیاوی خواہشات اور کاموں کے لیے اپنے جمعوں اور نمازوں کو ضائع کر دے۔ پس اپنی عبادتوں کی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی ترجیحات کو صحیح راستے پر لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لیے ایک کوشش کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لیے اس مقام کا ادراک ضروری ہے، صرف منہ سے کہہ دینے سے یہ حاصل نہیں ہو جاتا۔

لیکن اگر ہم غور کریں تو ہم دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے اصل مقام اور اس کی قدر و قیمت کا ہمارے عمل جو ہیں وہ صحیح پہچان نہیں رکھتے۔ ہماری عملی حالتیں ایسی نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہمیں بڑی پہچان ہے بلکہ ہماری دعائیں بھی ہماری ذاتی اغراض کے لیے ہوتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کو پانے کے لیے ہوں تو پھر ان میں ایک مستقل مزاجی ہو۔ ہمارے دل صرف جمعوں کے لیے نہیں بلکہ پانچ نمازوں کے لیے بھی مسجدوں میں اٹکے ہوں لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہمیں حقیقت میں اس کا ادراک نہیں ہے۔ ہم عارضی اور فوری ضرورت کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور مستقل اور بڑی اور ہمیشہ رہنے والی ضرورت کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ نمازوں اور جمعوں کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے عارضی دنیاوی مفادات کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تو بعد میں معافی مانگ لیں گے تو اللہ تعالیٰ

تو بخش دے گا، کیا فرق پڑتا ہے، یہ دنیوی کام تو کرلو۔ یہ گاہک ہاتھ سے نہ نکل جائے کہیں۔ ایک کاروباری شخص کہتا ہے۔ پھر پتا نہیں ایسا گاہک دوبارہ ملے گا کہ نہیں ملے گا۔ اگر اپنے کام کے لیے کسی افسر کے پاس گئے ہیں، اگر اس افسر کو اس وقت خوش نہ کیا جبکہ اس کا موڈ اچھا ہے اور اس کو یہ کہہ دیا کہ او ہو میری نماز کا وقت ہو گیا، جمعے کا وقت ہو گیا، میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں یا جمعہ پڑھنے جا رہا ہوں تو کہیں وہ افسر ناراض نہ ہو جائے اور میں اس کے فائدے سے محروم نہ ہو جاؤں۔ اگر یہ خیال آتا ہے تو ترجیحات بالکل مختلف ہیں۔ دنیا کی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی ترجیح پر فوقیت حاصل کر رہی ہے اور اسی طرح کی بہت ساری خواہشات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر پھر ثانوی حیثیت رکھنے کی بجائے اول ترجیح بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیچھے چلا جاتا ہے اور دنیاوی خواہشات اوپر آ جاتی ہیں۔ اس وقت ہم بھول جاتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کو بھلا دیں اور اس کے حکموں کو دنیاوی خواہشات کے پیچھے کر دیں تو پھر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پھر ایسے لاپرواہوں سے بھی لاپرواہی برتے گا اور باوجود جنت کا اہل ہونے کے اس لاپرواہی کی وجہ سے ایسا انسان جنت سے محروم ہو جائے گا۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھے کہ میرے کاروبار بھی اور میرے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی بابرکت ہو سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی برکت ہے تو پھر میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی کوشش کیوں نہ کروں۔ پس اس اصول کو ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں گے تو ہماری مسجدیں رمضان کے علاوہ بھی پانچ نمازوں کے وقت بھی آباد رہیں گی اور جمعوں پر بھی بھری رہیں گی بلکہ چھوٹی پڑ جائیں گی اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہے کہ آپؑ بندے کو خدا کے قریب کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے اور یہی ہماری بیعت کا مقصد ہے کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے قریب کریں، اس سے تعلق جوڑیں اور اسکے صحیح عبد بن جائیں۔ ہماری نمازیں، ہمارے جمعے، ہمارے روزے، ہماری عیدیں بھی خدا تعالیٰ کا قرب پانے اور اسے حاصل کرنے کیلئے ہوں۔ ہر سال رمضان کے روزے بھی اللہ تعالیٰ نے اسی لیے مقرر فرمائے ہیں کہ ایک مہینے میں خاص توجہ سے مومن اپنی نیکی اور عبادت کے معیار اونچے کرے اور پھر ان پر قائم رہے اور پھر اگلے رمضان میں اس سے اگلے قدم اور منازل ہوں۔ یہ نہیں کہ واپس دوبارہ وہیں آ جائے۔ یہ نہ ہو کہ رمضان کے بعد پھر پہلے والی حالت ہم پر طاری ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہی ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہمارا آج ہمارے گذشتہ کل سے بہتر نہیں تو ہم حقیقی مومن نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 10، صفحہ 138)

پس جمعہ کو وداع کہنے کے لیے ہم آج جمع نہیں ہوئے بلکہ اپنی نیکیوں میں، اپنی عبادتوں میں، اپنی اللہ تعالیٰ سے محبت میں بڑھتے ہوئے قدم کو مضبوط کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے کے لیے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اور یہ عہد ہمیں آج کرنا چاہیے کہ ہم نے اب آئندہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا ہے۔ ان شاء اللہ۔ اور یہ عہد اور دعا تبھی ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے قرب کی اہمیت کا بھی احساس ہو۔ اگر اس چیز کی قدر کا علم ہو، اگر اللہ تعالیٰ کو حقیقت میں سب طاقتوں کا مالک اور سرچشمہ اور سب کاموں کے بہترین انجام تک پہنچانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہو لیکن اگر کھیل کود اور دنیاوی تجارتوں کی قدر اللہ تعالیٰ کی قدر سے زیادہ ہے تو ان بچوں والا حال ہے جو ہیروں کی قدر نہیں کرتے اور اگر انہیں کہیں ہیرے مل جائیں تو اسے شیشے کی گولیاں سمجھتے ہیں اور بچوں کی جو بنٹوں کی کھیل ہوتی ہے، ایک دوسرے کے بنٹے پہ بنٹہ مارتے ہیں، ہاتھ سے گولی مارتے ہیں اور پھر یہ جس کے پاس زیادہ آ جائیں وہ جیتتا ہے۔ تو ان ہیروں سے بھی وہ کھیلنا شروع کر دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ بیان کیا۔ فرماتے ہیں کہ غالباً حج کے سفر میں جبکہ میں بمبئی میں جہاز کے انتظار میں تھا، اس زمانے میں سمندری سفر ہوا کرتے تھے، سمندری جہازوں پر سفر کیا جاتا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے وہاں اس وقت مجھ سے ذکر کیا کہ چند روز ہوئے کوئی جوہری بازار میں سے جا رہا تھا کہ اس کے ہیرے گر پڑے۔ غالباً ایک سو پانچ ہیرے تھے اس میں جن میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے تھے۔ اس نے پولیس کے مرکزی دفتر میں اطلاع دے دی جنہوں نے آگے تمام تھانوں کو، پولیس سٹیشنوں کو اطلاع دے دی کہ اس پر نظر بھی رکھی جائے اور تلاش کیا جائے۔ تو کچھ دنوں کے بعد ایک شخص ہیرے لے کر پولیس سٹیشن میں آیا اور کہا کہ میں نے بعض بچوں کو ان سے کھیلتے دیکھا ہے۔ تو ایک بچے سے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے تو سمجھا وہ شیشے کی گولیاں ہیں بنٹے ہیں، کاغذ میں لپٹی ہوئی پائی تھیں تو بہرحال اس نے انہیں پڑے دیکھا تو اسے گولیاں سمجھ لیں اور کھیلنے لگا جیسے بچے کھیلتے ہیں۔ جب اس سے پوچھا کہ باقی گولیاں کہاں ہیں تو اس نے کہا کہ میں نے وہ محلے والوں میں، باقی بچوں میں تقسیم کر دیں حالانکہ وہ کئی لاکھ کے ہیرے تھے مگر اس بچے کو اس کی کیا قدر ہو سکتی تھی۔ وہ شیشے کی گولیوں کی طرح ان سے کھیلنے لگا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آگے لکھا اگر اس کے باپ کو وہ ملتے تو شاید وہ ان کو چھپاتا پھرتا، شاید شہر چھوڑ کر بھی چلا جاتا اور کسی دوسرے شہر میں جا کر وہ فروخت کر دیتا مگر بچے کی نظر میں اس کی کوئی قدر نہیں تھی۔ وہ اسے شیشے کی گولیاں سمجھتا تھا اور دوسرے بچوں میں تقسیم کرتا پھرتا تھا۔ اگر اسے مٹھائی کی گولیاں مل جاتیں تو وہ اس خوشی سے ان کو تقسیم نہ کرتا جس طرح اس نے یہ تقسیم کیں۔ جب دوسرے بچے یہ ہیرے مانگتے ہوں گے تو وہ کہتا ہو گا کہ میرے پاس یہ گولیاں ایک سو پانچ ہیں میں نے ان سب کو کیا کرنا ہے تو کچھ تم بھی لے لو اور بانٹ دیتا ہو گا لیکن اگر اسے میٹھی گولیاں ملتیں تو وہ کبھی دوسروں کو اس طرح نہ دیتا اور کہتا کہ میں خود کھاؤں گا۔ تو اس کے نزدیک مٹھائی کی گولیوں کی زیادہ قیمت تھی اور زیادہ کام کی چیز تھی وہ اور شیشے کی گولیوں کی اس کے نزدیک اتنی اہمیت اور قدر نہیں تھی۔

اسی طرح ایک اَور کہانی آپؓ نے بیان فرمائی کہ کوئی شخص جنگل میں جا رہا تھا۔ اس کا کھانا بالکل ختم ہو گیا حتیٰ کہ وہ بھوک سے بے تاب ہو گیا، زندگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اسے راستے میں ایک تھیلی پڑی ہوئی ملی۔ اس نے بڑے شوق سے یہ سمجھ کر اٹھا لیا کہ شاید اس میں بھنے ہوئے دانے ہوں یا کوئی کھانے کی چیز ہو۔ وہ بے تاب ہو کر اس پر جھپٹا اور چاقو سے اسے کھولا تو معلوم ہوا کہ وہ موتی ہیں۔ اس نے نہایت حقارت سے انہیں پھینک دیا۔ اس وقت اس کے نزدیک مٹھی بھر دانے یا روٹی کا ٹکڑہ زیادہ قیمتی تھا بہ نسبت ان موتیوں کے۔ تو چیز کی قدر اس کی ضرورت اور علم کے مطابق ہوتی ہے۔ پس بعض لوگ اپنے خیال اور ضرورت کے مطابق اہمیت کو دیکھتے ہیں، چھوٹی چیزوں کی تلاش میں نکلتے ہیں اور نہایت اہم باتوں اور چیزوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

(ماخوذ از خطباتِ محمودؓ، جلد 20، صفحہ 494-495، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 3؍نومبر 1939ء)

یہ چیز دنیاوی خواہشات کے پورا ہونے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے مقابلے میں بھی ہمیں نظر آتی ہے۔ دنیا کے بہت سے لوگ ہیں جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اور اپنی دعاؤں کے مانگنے کی ترجیحات میں بھی اکثر لوگوں میں یہ بات نظر آتی ہے اور انسان صحیح ادراک نہ ہونے یا عدمِ علم کی وجہ سے اہم چیزوں کو پیچھے کر دیتا ہے اور کم اہمیت والی چیزوں کو انسان اپنے لیے بہت اہم سمجھتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے دعائیں مانگنے کی ترجیح کے حوالے سے بہت عمدہ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ ان کا نکتہ بیان کرنے سے پہلے، میں بھی بیان کر دوں کہ مجھ سے بھی لوگ دعا کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ہم دعا کرتے ہیں اور بڑی تڑپ سے دعا کرتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی۔ میں بہرحال ان کو جواب دیتا رہتا ہوں اور اس آیت کے مطابق دیتا ہوں جس کی وضاحت میں نے اپنے رمضان کے پہلے خطبہ میں بھی کی تھی جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعائیں سنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ ۔ تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس آیت کے حوالے سے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ یہاں دَعۡوَةَ الدَّاعِ میں ہر پکارنے والا مراد نہیں ہے بلکہ وہ خاص پکارنے والے مراد ہیں جو دن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر روزے رکھتے ہیں، فرض نمازیں ادا کرتے ہیں، ذکرِ الٰہی کرتے ہیں، اپنی نمازوں اور جمعوں کی حفاظت کرتے ہیں اور رات کو اضطراب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ بے شک الدَّاعِ کے معنے ہر پکارنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں لیکن یہاں کیونکہ رمضان کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اس لیے یہاں ان لوگوں سے مراد ہے جو اپنی عبادتوں کو خاص اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنے والے پھر اپنی عبادتوں کو رمضان تک محدود نہیں کرتے بلکہ پھر ان کی عبادتیں سارے سال پر محیط ہو جاتی ہیں۔ یہ لوگ دنیاوی خواہشات کے لیے دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کو مانگنے کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ بھول کر صرف میرے قرب کے حصول کی دعا کرتے ہیں تو میں ان کی دعائیں ضرور سنتا ہوں۔ یہی الدَّاعِ کی تعریف حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائی۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ ۔ کہ یعنی میرے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ مَیں کہاں ہوں، مجھے پانا چاہتے ہیں۔ روٹی کا سوال نہیں کرتے۔ نوکری کا سوال نہیں کرتے۔ کسی اَور دنیاوی خواہش کا سوال نہیں کرتے۔ سوال کرتے ہیں کہ اللہ کہاں ہے، ہم اللہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے ملنے کے لیے بے چین ہیں، ان کو میں ضرور ملتا ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو نوکری یا روٹی یا دولت یا رشتہ مانگنے میں اس کی

ارشادِ باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

طالب دُعا: نور الھدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشادِ باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ (آل عمران:103)

ترجمہ: اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو

جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (صوبہ سکم)

ضرور سنتا ہوں۔ اور عموماً دیکھا بھی یہی گیا ہے کہ یہ چیزیں مانگنے والے بھی جو ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے بڑی تڑپ کے دعائیں کیں، ہماری دعائیں نہیں سنی گئیں۔ یہ چیزیں مانگنے والے بھی عارضی عبادت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس وقت تک ہی توجہ دیتے ہیں اپنی عبادتوں میں اور نمازوں میں اور دعاؤں میں جب تک ان کو ایک کام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے اضطراب کی حالت عارضی ہوتی ہے۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس طرح اضطراب کے ساتھ دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ نے نہیں سنیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں کہا کہ میں تمام تمہاری دنیاوی خواہشات کو پورا کروں گا اور دعائیں سنوں گا۔ ہاں اگر پاک تبدیلیاں لا کر اللہ تعالیٰ کو پانے اور ملنے کی اضطراب سے ہم دعا کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ضرور سنوں گا اور اپنے ولی کا پھر دوست بن کر اس کے ساتھ مَیں کھڑا ہو جاؤں گا۔ اس کی خواہشات کو پورا کروں گا۔ اس کے دشمن سے لڑوں گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض مضامین الفاظ سے ظاہر نہیں ہوتے بلکہ عبارت میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور یہی حالت یہاں ہے۔ یہاں الدَّاعِ کے معنے ہر پکارنے والا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کو پکارنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بندے میری طرف دوڑتے ہیں، ان کے اندر ایک اضطراب اور عشق پیدا ہوتا ہے اور وہ چلّاتے ہیں کہ میرا خدا کہاں ہے تو ان سے کہہ دو کہ میں پکارنے والے کی پکار کو ردّ نہیں کرتا اور ضرور اس کی دعا سنتا ہوں۔ (ماخوذ از خطباتِ محمودؓ، جلد 20، صفحہ 500-501، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 3رنومبر 1939ء)

دنیاوی باتوں میں لوگ دعا کرتے ہیں جو قبول نہیں ہوتیں تو اللہ تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ مثلاً نوکری کی تلاش والا ہے، بہت سی درخواست دینے والے ہوتے ہیں۔ ایک شخص سے دوسرا شخص زیادہ لائق ہو سکتا ہے۔ اسے نوکری ملے گی۔ اگر کوئی کہے کہ میں نے بہت اضطراب سے دعا کی تو ہو سکتا ہے کہ دوسرے نے اس سے بھی زیادہ اضطراب سے دعائیں کی ہوں اور اس وجہ سے اسے نوکری مل گئی ہو اور اسی طرح دوسرے دنیاوی معاملات ہیں۔ تو جہاں دنیاوی چیزیں محدود ہیں اور نوکری اگر ایک ہے، دو ہیں، چند ایک ہی ہوں گی ناں۔ اسی طرح دنیا کی باقی چیزیں ہیں وہ محدود ہیں، ایک یا دو یا چند ہو سکتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ تو لامحدود ہے۔ اس کی تو کوئی حد نہیں ہے۔ جب ہم خدا سے خدا کو مانگیں تو وہ ہر ایک کو مل سکتا ہے بشرطیکہ اضطراب بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل بھی ہو۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم بھی میری مانو۔ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ اور ارفع شان کی قدر بھی ہو۔ ہیرے کی پہچان ہو، اسے شیشے کے بنٹے نہ سمجھیں۔ جب یہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ملتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ مل جائے اس کے قدموں کے نیچے دنیا کی ہر نعمت آ جاتی ہے۔ پس بندے کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات مانے۔ سال کے ایک مہینے کو ہی عبادتوں کے لیے کافی نہ سمجھے، رمضان کے آخری جمعہ کو ہی صرف قبولیت کا ذریعہ نہ سمجھے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل ہم رکھیں اور کبھی اللہ تعالیٰ سے غدّاری نہ کریں تو ہم حقیقت میں ہدایت پانے والوں میں شمار ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جن کا دوست اور ولی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور ان کی تمام ضروریات پوری فرماتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پس جب ہم، جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے، ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں۔ جن معیاروں تک اس رمضان میں پہنچے ہیں یا پہنچنے کی کوشش کی ہے اس سے نیچے اپنے آپ کو نہ گرنے دیں۔ اپنی نمازوں کے معیاروں کو بھی اونچا کرتے چلے جائیں، اپنے جمعوں کی حاضری کو بھی قائم رکھیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے والے ہوں اور خاص ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش ہمیشہ جاری رکھیں جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کو مانگنے والے ہوں۔ یعنی اس دعا کی کوشش ہو، ہمیشہ یہ دعا ہم کرتے رہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ملے۔ ہماری نمازیں، ہماری عبادتیں اللہ تعالیٰ کا لقا حاصل کرنے والی نمازیں اور عبادتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

......☆......☆......

کلامُ الامام

”جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

”جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ”اخبار بدر“ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

حضور انور کی خدمت میں بذریعہ ڈاک خطوط لکھنے والوں کیلئے
نیا ایڈریس

احباب جماعت کے علم میں ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ چند ہفتوں سے مسجد فضل سے نئے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ تشریف لے گئے ہیں۔ ایسے احباب جو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط بذریعہ ڈاک بھجواتے ہیں وہ اب درج ذیل نئے ایڈریس پر اپنے خطوط بھجوایا کریں۔

ISLAMABAD, 2, SHEEPHATCH LANE,
TILFORD SURREY GU10 2AQ,
UNITED KINGDOM

(ادارہ)

اعلان نکاح

● خاکسار کی بیٹی عزیزہ ذکیہ فردوس کا نکاح عزیزم طیب احمد عالم ابن مکرم محبوب عالم صاحب آف کولکاتہ ویسٹ بنگال کے ساتھ مبلغ چار لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 5راپریل 2019 کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کولکاتہ میں مکرم مولانا مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج کولکاتہ نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نسیم احمد طاہر، مبلغ انچارج ضلع جالندھر)

● مکرم راجہ ناصر احمد خان صاحب کے بیٹے عزیزم راجہ عامر سہیل خان صاحب آف جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر کا نکاح عزیزہ فرزانہ طفیل صاحبہ بنت مکرم راجہ طفیل احمد خان صاحب ساکن خانپورہ (چک) کے ساتھ مورخہ 22رجون 2019 کو مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ نے 1,30,000/- روپئے حق مہر پر پڑھایا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد، انسپکٹر بدر)

اعلان ولادت

مورخہ 28رمئی 2019 کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام فرہین اقبال تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم ایم عبد الحمید صاحب مالاباری، سورب شموگہ کرناٹک کی پوتی اور مکرم محمد تقی احمد صاحب تیر گھر آف یادگیر کی نواسی ہے۔ عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور نیک صالحہ و خادمہ دین اور روشن مستقبل ہونے کے لیے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (ایم اقبال احمد معلم، بلاری، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”حصولِ دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر
دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 5رمئی 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر
فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو
اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔“
(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2016)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

خطبہ جمعہ

”اَے زید! تُو میرا دوست ہے اور مجھ سے ہے اور میری طرف سے ہے اور تُو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے“

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپؐ پر کبھی بھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گا“

جو محبت اور اخلاص مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا ہے اس کی وجہ سے آپؐ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن طارق، حضرت عاقل بن بُکیر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سیرت مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عشق اور آپؐ کے عظیم اخلاق کا تذکرہ، واقعہ رجیع کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/جون 2019ء بمطابق 7/احسان 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج سے دوبارہ بدری صحابہ کا ذکر شروع کروں گا۔ آج جن صحابہ کا ذکر ہے ان میں سے پہلا نام ہے حضرت عبداللہ بن طارقؓ۔ علامہ زُہری کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن طارق ظَفَرِیؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ عروہ نے ان کا نام عبداللہ بن طارق بَلَوِی لکھا ہے جو انصار کے حلیف تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن طارق بَلَوِی انصار کے قبیلہ بنوظَفَر کے حلیف تھے۔ ابنِ ہشام کے مطابق آپ قبیلہ بَلِیّ میں سے تھے اور قبیلہ بنوعبد بن رِزَاح کے حلیف تھے۔ حضرت مُعَتِّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عُبَید حضرت عبداللہ بن طارقؓ کے اخیافی بھائی تھے یعنی والدہ کی طرف سے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن طارقؓ کی والدہ بنوعُذْرَہ کی شاخ بنوکَاہِل سے تھیں۔ حضرت عبداللہ بن طارقؓ اور حضرت مُعَتِّب بن عُبَیدؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شامل ہوئے اور واقعہ رجیع کے دن دونوں بھائیوں کو شہادت نصیب ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن طارقؓ ان چھ صحابہ، یا بعض روایات کے مطابق جس میں بخاری کی روایت بھی شامل ہے ان کی تعداد دس بتائی جاتی ہے، ان میں شامل تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 3/ہجری کے آخر میں قبیلہ عَضَل اور قَارَہ کے چند آدمیوں کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ انہیں دین کے بارے میں کچھ سمجھ بوجھ دیں اور انہیں قرآن کریم اور اسلامی شریعت کی تعلیم دیں۔ جب یہ لوگ مقامِ رجیع تک پہنچے، جو حجاز میں ایک چشمہ ہے، جو قبیلہ ھُذَیل کی ملکیت تھا تو اس پر قبیلہ ھُذَیل کے لوگوں نے سرکشی اختیار کرتے ہوئے ان صحابہ کا محاصرہ کیا اور بغاوت کرتے ہوئے ان سے قِتال کیا، جنگ کی۔ ان میں سے سات صحابہ کے نام یہ ہیں: حضرت عاصم بن ثابتؓ، حضرت مَرْثَد بن اَبُومَرْثَدؓ، حضرت خُبَیب بن عَدِیؓ، حضرت خالد بن بُکیرؓ، حضرت زید بن دَثِنَہؓ، حضرت عبداللہ بن طارقؓ اور حضرت مُعَتِّب بن عُبَیدؓ۔ ان میں حضرت مرثدؓ، حضرت خالدؓ اور حضرت عاصمؓ اور حضرت مُعَتِّب بن عُبَیدؓ تو وہیں شہید ہو گئے تھے۔ حضرت خُبَیبؓ اور حضرت عبداللہ بن طارقؓ اور حضرت زیدؓ نے ہتھیار ڈال دیے تو کافروں نے انہیں قید کر لیا اور ان کو مکہ کی طرف لے کر چلنے لگے۔ جب وہ مقامِ ظَہْرَان (ظہران مکہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے، وہاں) پہنچے تو حضرت عبداللہ بن طارقؓ نے رسی سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ میں لے لی۔ یہ کیفیت دیکھ کر مشرکین ان سے پیچھے ہٹ گئے اور آپؓ کو پتھروں سے مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آپؓ شہید ہو گئے۔ اور آپؓ کی قبر ظَہْرَان میں ہے۔ واقعۂ رجیع ہجرت کے بعد 36 ویں مہینے میں، جو صفر کا مہینہ ہے اس میں ہوا۔ (سیرت ابنِ ہشام، صفحہ 464، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 284-285، عبداللہ بن طارق دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3 صفحہ 347، عبداللہ بن طارق واخوہ لامہ معتب بن عبید دار الکتب العلمیہ 1990ء) (صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب ھل یستاسر الرجل......الخ، حدیث 3045) (معجم البلدان، جلد 4، صفحہ 247، دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت حسانؓ اپنے اشعار میں ان اصحاب کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ

وَابْنُ الدَّثِنَۃِ وَابْنُ طَارِقٍ مِنْھُمْ وَافَاہُ ثَمَّ حِمَامُہُ الْمَکْتُوْبُ

پھر یہ جو نظم ہے اس کا پہلا شعر ہے:

صَلَّی الْاِلٰہُ عَلَی الَّذِیْنَ تَتَابَعُوْا یَوْمَ الرَّجِیْعِ فَأُکْرِمُوْا وَأُثِیْبُوْا

پہلے شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت ابن دَثِنَہؓ اور حضرت ابن طارقؓ ان میں سے تھے وہیں موت ان سے جا ملی جہاں وہ ان کے لیے مقدر تھی۔ اور پھر جو پہلا شعر ان کی نظم کا تھا اس میں وہ کہتے ہیں کہ خدائے معبود نے ان پر رحمت نازل کی جو غزوۂ رجیع کے دن پے در پے شہید ہوئے۔ پس انہیں اعزاز بخشا گیا اور انہیں ثواب دیا گیا۔

(الاستیعاب، جلد 3، صفحہ 928-929، عبداللہ بن طارق، دار الجیل بیروت 1992ء)

واقعۂ رجیع کے بارے میں کچھ صحابہ کے واقعات میں پہلے بھی میں بیان کر چکا ہوں۔ کچھ تو یہاں بھی یہ بیان ہو گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جو تفصیل لکھی ہے اس کا مزید خلاصہ بیان کرتا ہوں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے کفار کے حملوں کی، ان کے منصوبوں کی بڑی خوفناک خبریں آ رہی تھیں اور جنگِ احد کی وجہ سے کفار جو تھے وہ بڑے دلیر بھی ہو رہے تھے، شوخ بھی ہو رہے تھے اور ان کی طرف سے خطرہ بہت زیادہ محسوس ہو رہا تھا۔ اس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ہجری میں صفر کا جو اسلامی مہینہ ہے اس میں اپنے دس صحابیوں کی پارٹی تیار کی اور ان پر عاصم بن ثابتؓ کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جا کر قریش کے حالات دریافت کریں، دیکھیں کہ ان کے کیا ارادے ہیں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے پھر آپؐ کو اطلاع دیں۔ لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عَضَل اور قَارَہ کے چند لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں۔ اور ہمارے ساتھ آپؐ چند آدمی روانہ کریں جو ہمیں اسلام کے بارے میں بتائیں اور اسلام کی تعلیم دیں تاکہ ہم مسلمان ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ خواہش معلوم کر کے وہی خبر رساں پارٹی جو مکہ کی طرف بھیجنے کے لیے تیار کی گئی تھی وہ وہاں کی بجائے ان کے ساتھ روانہ کر دی۔ لیکن جیسا کہ ثابت ہوا کہ یہ لوگ جھوٹے تھے اور بَنُولِحْیَان کے بھڑکانے پر مدینہ آئے تھے، ان کے کہنے پر مدینہ آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانے سے کچھ مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کر دیا جائے اور بَنُولِحْیَان نے اس خدمت کے معاوضے میں عَضَل اور قَارَہ کے لوگوں کے لیے بہت سے اونٹ انعام کے طور پر مقرر کیے تھے۔ جب عَضَل اور قَارَہ کے یہ غدّار لوگ عُسْفَان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بَنُولِحْیَان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوا دی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آ رہے ہیں۔ تم بدلہ لینے کے لیے آ جاؤ۔ جس پر قبیلہ بَنُولِحْیَان کے دو سو نوجوان، جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے، مسلمانوں کے تعاقب میں نکلے۔ یعنی ان کے بلانے پہ وہاں آ گئے اور مقام رجیع میں ان کا آمنے سامنے مقابلہ ہو گیا۔

دس مسلمان آدمی تھے بعض روایات میں سات ہے تو یہ لوگ پوری طرح ہتھیاروں سے لیس لوگوں کا، دو سو سپاہیوں کا، دو سو کفار کا، مقابلہ کیا کر سکتے تھے؟ لیکن مسلمان! اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مسلمانوں میں ایمانی جوش تھا اور ہتھیار ڈالنا تو ان کی سرشت میں نہیں تھا۔ انہوں نے فوری طور پر، یہ حکمتِ عملی اختیار کی کہ ایک قریبی ٹیلے پر چڑھ گئے تاکہ مقابلے کے لیے تیار ہو جائیں۔ کفار نے، جن کے نزدیک دھوکا دینا کوئی ایسی معیوب بات نہیں تھی، ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ ہم تم سے بڑا پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصمؓ نے جواب دیا کہ ہمیں تمہارے یہ جو عہد و پیمان ہیں ان پہ کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہم تمہاری اس ذمہ داری پر نہیں اتر سکتے اور پھر حضرت عاصمؓ نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا کہ اے خدا! تُو ہماری حالت کو دیکھ رہا ہے۔ اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔ بہرحال عاصمؓ اور اس کے ساتھیوں نے مقابلہ کیا اور بالآخر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ جب سات صحابہ مارے گئے اور صرف خُبَیب بن عَدِیؓ اور زید بن دَثِنَہؓ اور عبداللہ بن طارقؓ باقی رہ گئے تو کفار نے جن کی اصل خواہش یہ تھی کہ ان لوگوں کو زندہ پکڑ لیں، پھر آواز دی کہ اب بھی نیچے اتر آؤ اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں دیں گے۔ اس دفعہ ان لوگوں نے ان کے وعدے پہ یقین کر لیا اور ان کے اس جال میں آ کے نیچے اتر آئے مگر نیچے اترتے ہی کفار نے انہیں اپنی تیر کمانوں کی

تندیوں سے باندھ دیا۔ اس پر خُبَیبؓ اور زیدؓ اور عبداللہ بن طارقؓ ، سے صبر نہ ہو سکا۔ انہوں نے پکار کے کہا یہ تمہاری بدعہدی ہے اور اب دوبارہ تم نے ہمارے ساتھ کی ہے اور آگے چل کے نامعلوم کیا کرو گے، ہمیں نہیں پتا۔ عبداللہ نے ان کے ساتھ چلنے سے انکار کر دیا جس پر کفار تھوڑی دیر تک تو عبداللہ کو گھسیٹتے ہوئے اور زدوکوب کرتے ہوئے لے گئے اور پھر انہیں قتل کر کے وہیں پھینک دیا۔ (عبداللہ سے مراد عبداللہ بن طارقؓ ہیں۔) اس روایت میں یہ درج ہے کہ اس طرح ان کو لے گئے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ چھڑا لیے اور لڑائی کے لیے تیار ہو گئے۔ اس پر انہوں نے پتھر مار کے شہید کر دیا۔ لیکن جو بھی تھا ان کو بہرحال یہاں شہید کر دیا گیا اور وہیں پھینک دیا۔ اب چونکہ ان کا انتقام پورا ہو چکا تھا، قریش کو خوش کرنے کے لیے اور روپے کے لالچ سے خبیبؓ اور زیدؓ کو ساتھ لے کر یہ لوگ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں قریش کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ چنانچہ خُبَیب کو تو حارِث بن عامِر بن نوفل کے لڑکوں نے خرید لیا کیونکہ خُبَیبؓ نے بدر کی جنگ میں حارِث کو قتل کیا تھا اور زیدؓ کو صَفْوَان بن امیہ نے خرید لیا۔

یہ حضرت خبیبؓ ہی ہیں جن کے بارے میں یہ بھی روایت ہے کہ جب یہ قید میں تھے تو جس گھر میں یہ تھے ان کافروں کا ایک بچہ کھیلتا ہوا ان کے پاس آ گیا اور خبیبؓ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اس پر اس کی ماں بڑی پریشان تھی تو حضرت خبیبؓ نے اسے کہا کہ پریشان نہ ہو۔ اس کو میں کچھ نہیں کہوں گا حالانکہ اس وقت ان کے ہاتھ میں اُسترا تھا۔ اس استرے کی وجہ سے وہ ڈر گئی تھی وہاں۔ تو بہرحال یہ حضرت عبداللہ بن طارقؓ رجیع کے واقعہ میں اس طرح شہید ہوئے تھے کہ انہوں نے کافروں کے ساتھ آگے جانے سے انکار کر دیا تھا اور وہیں لڑے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 513 تا 515)

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عاقل بن بُکَیرؓ۔ حضرت عاقلؓ کا تعلق قبیلہ بنوسعد بن لیث سے تھا۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 462۔463، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت عاقِلؓ کا پہلا نام غَافِل تھا لیکن جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عاقل رکھ دیا۔ آپؓ کے والد کا نام تاریخ و سیرت کی زیادہ تر کتب میں بُکَیر آیا ہے تاہم چند کتابوں میں ابوبُکَیر بھی لکھا ہے۔ آپؓ کے والد بُکَیر زمانہ جاہلیت میں حضرت عمرؓ کے جدِّ امجد نُفَیل بن عَبْدُ الْعُزّٰی کے حلیف تھے۔ اسی طرح بُکَیر اور ان کے سارے بیٹے بنونُفَیل کے حلیف تھے۔ حضرت عاقلؓ، حضرت عامرؓ، حضرت اِیَاسؓ، اور حضرت خالدؓ یہ چاروں بھائی بُکَیر کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اکٹھے دارِارقم میں اسلام قبول کیا اور یہ سب دارِارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے تھے۔ حضرت عاقلؓ، حضرت خالدؓ، حضرت عامرؓ اور حضرت اِیاسؓ ہجرت کے لیے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے تمام مرد و زن کو اکٹھا کر کے ہجرت کی۔ سب عورتیں بچے وغیرہ سب نے اکٹھے ہجرت کی۔ یوں ان کے گھروں میں کوئی مکہ میں پیچھے باقی نہیں رہا، یہاں تک کہ ان کے دروازے بند کر دیے گئے۔ ان سب لوگوں نے حضرت رِفَاعہ بن عَبْدُ الْمُنْذِرؓ کے ہاں مدینہ میں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاقلؓ اور حضرت مُبَشِّر بن عَبْدُ الْمُنْذِرؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمائی، بھائی چارہ قائم فرمایا، بھائی بھائی بنایا۔ آپ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ ایک قَول کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاقلؓ اور حضرت مُجَذَّر بن زِیَاد کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ حضرت عاقل غزوۂ بدر کے روز 34/سال کی عمر میں شہید ہوئے تھے۔ آپؓ کو مالک بن زُھَیر جُشَمِی نے شہید کیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 208، عاقل بن ابی البکیرؓ، داراحیاء التراث العربی 1996ء) (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 113، عاقل بن البکیر، دارالکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (الاصابہ، جلد 3، صفحہ 466، عاقل بن البکیر، دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت اِیاسؓ اور ان کے بھائیوں حضرت عاقِلؓ، حضرت خالدؓ اور حضرت عامرؓ کے علاوہ کوئی بھی چار ایسے بھائی معلوم نہیں جو غزوۂ بدر میں اکٹھے شریک ہوئے ہوں۔

(الاصابہ، جلد 1، صفحہ 310، ایاس بن البکیرؓ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابوبُکَیر کے لڑکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہماری بہن کا فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ یعنی یہ جو چاروں بھائی تھے ان میں سے کچھ بھائی یا چاروں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی بہن کے رشتے کے لیے حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے رشتہ کے متعلق ان سے پوچھا۔ تسلی نہیں تھی تو چلے گئے۔ وہ لوگ دوسری مرتبہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بہن کا فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ بلالؓ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس بات پر وہ پھر چلے گئے۔ پھر وہ لوگ تیسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہماری بہن کا فلاں شخص کے ساتھ نکاح کر دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ پھر مزید فرمایا کہ ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اہلِ جنت میں سے ہے؟ اس پر ان لوگوں نے حضرت بلالؓ سے اپنی بہن کا نکاح کر دیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 126، بلال بن رباح، داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت زید بن حارثہؓ ہے۔ حضرت زیدؓ کے والد کا نام حارثہ بن شَرَاحِیل کے علاوہ حَارِثہ بن شُرَحْبِیل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ آپؓ کی والدہ کا نام سُعْدٰی بنت ثَعْلَبَہ تھا۔ حضرت زیدؓ قبیلہ بنوقُضَاعَۃ سے تعلق رکھتے تھے جو یمن کا ایک نہایت معزز قبیلہ تھا۔ حضرت زید چھوٹی عمر کے تھے کہ ان کی والدہ انہیں لے کر میکے گئیں۔ وہاں سے بنوقَین کے سوار گزر رہے تھے۔ سفر کے دوران پڑاؤ ڈالا تو انہوں نے خیمے کے سامنے سے حضرت زید کو جو ابھی بچے تھے اٹھا لیا اور غلام بنا کر عُکَاظ کے بازار میں حکیم بن حزام کو چار سو درہم میں فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام نے پھر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ کی خدمت میں حضرت زیدؓ کو پیش کیا اور بعد میں حضرت خدیجہؓ نے اپنے تمام غلاموں کے ساتھ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام، صفحہ 188، ذکر الاسلام زیداً ثانیاً، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001) (ماخوذ از سیر الصحابہ، جلد دوم، صفحہ 165، حضرت زید بن حارثہؓ، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

ایک روایت کے مطابق جب حضرت زید کو خرید کر مکہ لایا گیا تو اس وقت آپ کی عمر محض آٹھ سال کی تھی۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من جلس عند المصیبۃ یعرف فیہ الحزن، جلد 8، صفحہ 94، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حضرت زیدؓ کی گمشدگی پر آپؓ کے والد حارثہ کو بہت صدمہ ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد بنوکَلْب کے چند آدمی حج کرنے کیلئے مکہ آئے تو انہوں نے حضرت زیدؓ کو پہچان لیا۔ حضرت زیدؓ نے انہیں کہا کہ میرے خاندان کو میرے بارے میں بتانا کہ میں خانہ کعبہ کے قریب بنومَعَدّ کے ایک معزز خاندان میں رہتا ہوں اس لیے آپ لوگ کچھ غم نہ کریں۔ بنوکَلْب کے لوگوں نے جا کر ان کے والد کو اطلاع دی تو وہ بولے کہ رب کعبہ کی قسم! کیا وہ میرا بیٹا ہی تھا؟ لوگوں نے حلیہ اور تفصیل بتائی تو آپؓ کے والد حَارِثہ اور چچا کعب مکہ کی طرف چل پڑے۔ مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فدیہ کے بدلہ اپنے لڑکے حضرت زید کی آزادی کی درخواست کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو بلا کر ان کی رائے طلب کی تو حضرت زید نے اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ (ماخوذ از سیر الصحابہ، جلد دوم، صفحہ 165 تا 168، زید بن حارثہ، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

اس واقعہ کی تفصیل حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کی تو آپؓ سمجھ گئیں کہ میں مالدار ہوں اور یہ غریب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ضرورت ہوگی مجھ سے مانگنا پڑے گا اور یہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہ کر سکیں تو پھر زندگی کیسے گزرے گی۔ حضرت خدیجہؓ میں بڑی ذہانت تھی۔ آپؓ بڑی ہوشیار اور سمجھدار خاتون تھیں۔ آپؓ نے خیال کیا کہ اگر ساری دولت آپؐ کی نذر کر دوں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی احساس نہیں ہوگا کہ یہ چیز بیوی نے مجھے دی ہے، بلکہ آپؐ جس طرح چاہیں گے خرچ کر سکیں گے۔ چنانچہ شادی کو ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ حضرت خدیجہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ اگر آپؐ اجازت دیں تو پیش کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کیا تجویز ہے؟ حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنی ساری دولت اور اپنے سارے غلام آپؐ کی خدمت میں پیش کر دوں اور یہ سب آپؐ کا مال ہو جائے۔ آپؐ قبول فرما لیں تو میری خوشی ہوگی اور خوش قسمتی ہوگی۔ آپؐ نے جب یہ تجویز سنی تو آپؐ نے فرمایا خدیجہ! کیا تم نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے؟ اگر تو تم سارا مال مجھے دے دو گی تو مال میرا ہو جائے گا اور پھر تمہارا نہیں رہے گا۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ میں نے سوچ کر ہی یہ بات کی ہے اور میں نے سمجھ لیا ہے کہ آرام سے زندگی گزارنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر سوچ لو۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا ہاں میں نے خوب سوچ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے سوچ لیا ہے اور سارا مال اور سارے غلام مجھے دے دیے ہیں تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے جیسا کوئی دوسرا انسان میرا غلام کہلائے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی عبادتوں کو بھی خالص کریں اور دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے بھی آشنا کریں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/مئی 2019)

طالب دعا: معشوق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مسجدوں کا جو مقصد ہے اسے پورا کرنا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ کے انعام ملیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/مئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (صوبہ تامل ناڈو)

میں سب سے پہلے غلاموں کو آزاد کردوں گا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اب یہ آپؐ کا مال ہے، جس طرح آپؐ چاہیں کریں۔ آپؐ یہ سن کر بے انتہا خوش ہوئے۔ آپؐ باہر نکلے، خانہ کعبہ میں آئے اور آپؐ نے اعلان فرمایا کہ خدیجہؓ نے اپنا سارا مال اور اپنے سارے غلام مجھے دے دیے ہیں۔ میں ان سب غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ آج کل اگر کسی کو مال مل جائے تو وہ کہے گا کہ چلو موٹر خرید لیں، کوٹھی بنالیں، یورپ کی سیر کرلیں اور یا پھر یہ بھی آج کل میں نے دیکھا ہے اور بعض معاملات آتے ہیں کہ اگر بیوی اپنے خاوند کو مال دے بھی دے تو یہ جو اپنی خواہشات ہیں ان کو پورا کرنے کے علاوہ بیوی کے حقوق ادا کرنے سے بھی انکاری ہو جاتے ہیں اور پھر کوشش یہ ہوتی ہے کہ مال تو ہمارے پاس آگیا، اب تم ہماری لونڈی باندی ہو اور بیویاں پھر مجبور ہوتی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام تھا، جو سوچ تھی وہ یہ تھی کہ دین کی خاطر مال خرچ ہو، اللہ تعالیٰ کی خاطر مال خرچ ہو اور انسانوں کو جو غلام بنایا جاتا ہے اس غلامی کا خاتمہ ہو۔ بہرحال آپؐ کے اندر جو خواہش پیدا ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ جو میری طرح خدا تعالیٰ کے بندے ہیں اور عقل اور دماغ رکھتے ہیں وہ غلام ہو کر کیوں رہیں۔ عرب کے لحاظ سے ہی نہیں ساری دنیا کے لحاظ سے یہ ایک عجیب بات تھی مگر اس عجیب بات کا آپؐ نے اعلان فرمایا اور اس طرح آپؐ نے مال ملنے پر غیر معمولی سخا کا ثبوت دیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اعلان فرمایا کہ میں تمام غلاموں کو آزاد کرتا ہوں تو اس پر اَور تو سب غلام چلے گئے صرف زید بن حارثہؓ جو بعد میں آپؐ کے بیٹے مشہور ہو گئے تھے وہ آپؐ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپؐ نے تو مجھے آزاد کر دیا مگر میں آزاد نہیں ہونا چاہتا۔ میں آپؐ کے پاس ہی رہوں گا۔ آپؐ نے اصرار کیا کہ وطن جاؤ اور اپنے رشتہ داروں سے ملو اب تم آزاد ہو۔ مگر حضرت زیدؓ نے عرض کیا کہ جو محبت اور اخلاص میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا ہے اس کی وجہ سے آپؐ مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ زیدؓ ایک امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے لیکن چھوٹی عمر میں ان کو ڈاکو اٹھا لائے تھے اور انہوں نے آپؓ کو آگے بیچ دیا تھا۔ اس طرح یہ پھرتے پھراتے حضرت خدیجہؓ کے پاس آگئے۔ آپؓ کے باپ اور چچا کو بہت فکر ہوا، آپؓ کی تلاش میں نکلے۔ انہیں پتا لگا کہ زیدؓ روما میں ہیں۔ وہاں گئے تو پتا لگا کہ آپؓ عرب میں ہیں۔ عرب آئے تو پتا لگا کہ آپؓ مکہ میں ہیں۔ مکہ میں آئے تو پتا لگا کہ آپؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں۔ وہ آپؐ کے پاس آئے اور کہا ہم آپؐ کے پاس آپؐ کی شرافت اور سخاوت سن کر آئے ہیں۔ آپؐ کے پاس ہمارا بیٹا غلام ہے۔ اس کی جو قیمت آپؐ مانگیں ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپؐ اسے آزاد کر دیں۔ اس کی ماں بڑھیا ہے اور وہ جدائی کے صدمے کی وجہ سے رو رو کر اندھی ہو گئی ہے۔ آپؐ کا بڑا احسان ہوگا اگر آپؐ منہ مانگی قیمت لے کر اسے آزاد کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا بیٹا میرا غلام نہیں ہے۔ میں اُسے آزاد کر چکا ہوں۔ پھر آپؐ نے زیدؓ کو بلایا اور فرمایا تمہارے ابا اور چچا تمہیں لینے آئے ہیں۔ تمہاری ماں بڑھیا ہے اور رو رو کر اندھی ہو گئی ہے۔ میں تمہیں آزاد کر چکا ہوں۔ تم میرے غلام نہیں ہو۔ تم ان کے ساتھ جا سکتے ہو۔ حضرت زیدؓ نے جواب دیا آپؐ نے تو مجھے آزاد کر دیا ہے مگر میں تو آزاد ہونا نہیں چاہتا۔ میں تو اپنے آپ کو آپؐ کا غلام ہی سمجھتا ہوں۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ تمہاری والدہ کو بہت تکلیف ہے اور دیکھو تمہارے ابا اور چچا کتنی دور سے اور کتنی تکلیف اٹھا کر تمہیں لینے آئے ہیں تم ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ زیدؓ کے والد اور چچا نے بھی بہت سمجھایا مگر حضرت زیدؓ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ آپ بے شک میرے باپ اور چچا ہیں اور آپ کو مجھ سے محبت ہے مگر جو رشتہ میرا ان سے قائم ہو چکا ہے وہ اب ٹوٹ نہیں سکتا۔ حضرت زیدؓ نے کہا، مجھے یہ سن کر کہ میری والدہ سخت تکلیف میں ہیں بہت دکھ ہوا ہے، مگر ان سے جدا ہو کر میں زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو کے میں زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ ماں کا دکھ بھی ایک طرف لیکن یہ دکھ مجھے اس سے بڑھ کر ہوگا۔ جب زیدؓ نے یہ باتیں کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ خدا میں تشریف لے گئے اور اعلان کیا کہ زیدؓ نے جس محبت کا ثبوت دیا ہے اس کی وجہ سے وہ آج سے میرا بیٹا ہے۔ اس پر زیدؓ کا باپ اور چچا دونوں خوش ہوئے اور خوش خوش واپس چلے گئے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ وہ نہایت آرام اور سکھ کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اخلاق کا یہ ثبوت ہے کہ جب زیدؓ نے وفاداری کا مظاہرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معمولی احسان مندی کا ثبوت دیا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 334-335)

اس واقعہ کا ذکر سیرت خاتم النبیین میں یوں ملتا ہے۔ جب ان کے والد اور چچا انہیں لینے آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ سے فرمایا تمہیں میری طرف سے بخوشی اجازت ہے۔ زیدؓ نے جواب دیا کہ میں آپؐ کو چھوڑ کر ہرگز نہیں جاؤں گا۔ آپؐ میرے لیے میرے چچا اور باپ سے بڑھ کر ہیں۔ یہاں یہ ایک نئی بات لکھی ہے کہ اس پر زیدؓ کا باپ غصے میں بولا کہ ہیں! تُو غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے؟ ہم تجھے آزاد کرانے آئے ہیں، لینے آئے ہیں اور تم کہتے ہو میں غلام بن کر رہوں گا۔ زیدؓ نے کہا۔ ہاں کیونکہ میں نے ان میں ایسی خوبیاں دیکھی ہیں کہ اب میں کسی کو ان پر ترجیح نہیں دے سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زیدؓ کا یہ جواب سنا تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور زید کو خانہ کعبہ لے جا کر بلند آواز سے کہا کہ لوگو! گواہ رہو کہ آج سے میں زید کو آزاد کرتا ہوں اور اسے اپنا بیٹا بناتا ہوں۔ گوکہ یہ پہلے ہی آزاد تھے لیکن وہاں لوگوں کے سامنے بھی اعلان کیا۔ یہ میرا وارث ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا وارث ہوں گا۔ اس دن سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا تو زیدؓ بجائے زید بن حارثہ کے زید بن محمد کہلانے لگے لیکن ہجرت کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم اترا کہ منہ بولا بیٹا بنانا جائز نہیں ہے تو زیدؓ کو پھر زید بن حارثہ کہا جانے لگا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اور پیار اس وفادار خادم کے ساتھ وہی رہا جو پہلے دن تھا بلکہ دن بدن ترقی کرتا گیا اور زیدؓ کی وفات کے بعد زیدؓ کے لڑکے اسامہ بن زیدؓ سے بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ اُمِّ ایمنؓ کے بطن سے تھے آپؐ کا وہی سلوک اور وہی پیار تھا۔

زیدؓ کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ تمام صحابہؓ میں سے صرف ان ہی کا نام قرآن شریف میں صراحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 110-111)

ایک اَور روایت میں یہ بھی ہے۔ حضرت زیدؓ کے بڑے بھائی حضرت جَبَلہؓ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ میرے بھائی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ یہ شاید بعد میں دوبارہ پھر واقعہ ہوا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارا بھائی تمہارے سامنے ہے۔ اگر یہ جانا چاہے تو میں اسے نہیں روکوں گا۔ اس پر حضرت زیدؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپؐ پر کبھی بھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ حضرت جبلہؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے بہتر تھی۔ (کنز العمال، جلد 13، صفحہ 397، باب فضائل الصحابہ حرف الزای زید بن حارثہؓ، حدیث 37065، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

آپؓ کے بھائی کے حوالے سے ایک یہ روایت بھی ملتی ہے۔ حضرت جَبَلہؓ جو عمر میں حضرت زیدؓ سے بڑے تھے، ان سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آپ دونوں میں سے کون بڑا ہے۔ آپؓ یا زیدؓ؟ تو انہوں نے کہا زیدؓ مجھ سے بڑے ہیں۔ مَیں بس ان سے پہلے پیدا ہو گیا تھا۔ آپؓ کی مراد یہ تھی کہ حضرت زیدؓ اسلام لانے میں سبقت لے جانے کی وجہ سے آپؓ سے افضل ہیں۔

(الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد 3، صفحہ 19، اسلام زید، دار الکتب الحدیثۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (الاحزاب:6) کہ چاہیے کہ ان لے پالکوں کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ادعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عند اللہ، حدیث 4782)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ سے فرمایا: اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا تم ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔ (صحیح البخاری، جلد 7، صفحہ 224، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب مناقب زید بن حارثہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شائع کردہ نظارت اشاعت)

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ یَا زَیْدُ اَنْتَ مَوْلَایَ وَمِنِّیْ وَاِلَیَّ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ کہ اے زید! تو میرا دوست ہے اور مجھ سے ہے اور میری طرف سے ہے اور تو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 497، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کے لیے میرے سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کے یہ بیٹے تھے۔ بیان کر رہے ہیں کہ اسامہؓ جو زیدؓ کے بیٹے تھے ان کا وظیفہ جب مقرر ہوا تو میرے سے زیادہ تھا۔ اس پر میں نے پوچھا کہ زیادہ کیوں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اسامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ پیارا تھا۔ اسامہؓ جو زیدؓ کا بیٹا تھا یہ تمہارے سے زیادہ پیارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا اور اس کا باپ یعنی حضرت زیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارا تھا۔ حضرت عمرؓ اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ حضرت زیدؓ میرے سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارے

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

تھے۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، جلد2، صفحہ 497، زید بن حارثہ، دارالکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن حارثہؓ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور نماز ادا کی۔ (کنز العمال، جلد 13، صفحہ 397، باب فضائل الصحابہ زید بن حارثہؓ، حدیث 37063، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

اس بات کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ: ”ہر طبقے کے لوگ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا فرما دیے۔ عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ مکہ کے چوٹی کے خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اگر کوئی کہتا کہ ادنیٰ ادنیٰ لوگ اس کے ساتھ ہیں، اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے اس کو قبول نہیں کیا تو عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ اس کا جواب دینے کے لیے موجود تھے“ (کہ ہم اعلیٰ خاندان کے ہیں) ”اور اگر کوئی کہتا کہ چند امراء کو اپنے اردگرد اکٹھا کر لیا گیا ہے، غرباء جن کی دنیا میں اکثریت ہے انہوں نے اس مذہب کو قبول نہیں کیا تو زیدؓ اور بلالؓ وغیرہ اس اعتراض کا جواب دینے کے لیے موجود تھے اور اگر بعض لوگ کہتے کہ یہ نوجوانوں کا کھیل ہے“ (نوجوان اکٹھے ہو گئے ہیں) ”تو لوگ ان کو یہ جواب دے سکتے تھے کہ ابوبکرؓ تو نوجوان اور ناتجربہ کار نہیں۔ انہوں نے کس بناء پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر لیا ہے؟ غرض وہ کسی رنگ میں دلیل پیدا کرنے کی کوشش کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ہر شخص ان دلائل کو ردّ کرنے کے لیے ایک زندہ ثبوت کے طور پر کھڑا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا فضل تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل حال تھا۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ۔ اے محمد رسول اللہ! کیا دنیا کو نظر نہیں آتا کہ جن سامانوں سے دنیا جیتا کرتی ہے وہ سارے سامان ہم نے تیرے لیے مہیا کر دیے ہیں۔ اگر دنیا قربانی کرنے والے نوجوانوں سے جیتا کرتی ہے تو وہ تیرے پاس موجود ہیں۔ اگر دنیا تجربہ کار بڈھوں کی عقل سے ہارا کرتی ہے تو وہ تیرے پاس موجود ہیں۔“ (بڑی عمر کے لوگ) ”اگر دنیا مالدار اور بارسوخ خاندانوں کے اثر ورسوخ کی وجہ سے شکست کھاتی ہے تو وہ تیرے پاس موجود ہیں اور اگر عوام الناس کی قربانی اور فدائیت کی وجہ سے دنیا جیتا کرتی ہے تو یہ سارے غلام تیرے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تُو ہار جائے اور یہ مکہ والے تیرے مقابلہ میں جیت جائیں۔ پس وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ کے معنی یہ ہیں کہ وہ بوجھ جس نے تیری کمر کو توڑ دیا تھا وہ ہم نے خود اٹھا لیا۔ تُو نے اس کام کی طرف نگاہ کی اور حیران ہو کر کہا کہ میں یہ کام کیوں کر کروں گا۔ خدا نے ایک دن میں ہی تجھے پانچ وزیر دے دیے۔ ابوبکرؓ کا ستون اس نے اسلام کی چھت قائم کرنے کے لیے کھڑا کر دیا۔ خدیجہؓ کا ستون اس نے اسلام کی چھت قائم کرنے کے لیے کھڑا کر دیا۔ علیؓ کا ستون اس نے اسلام کی چھت قائم کرنے کے لیے کھڑا کر دیا۔ زیدؓ کا ستون اس نے اسلام کی چھت قائم کرنے کے لیے کھڑا کر دیا۔ ورقہ بن نوفل کا ستون اس نے اسلام کی چھت قائم کرنے کے لیے کھڑا کر دیا۔ اور اس طرح وہ بوجھ جو تجھ اکیلے پر تھا وہ ان سب لوگوں نے اٹھا لیا۔“ (تفسیر کبیر، جلد 9، صفحہ 140)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”چار آدمی جن کو آپؐ سے بہت زیادہ تعلق کا موقع ملا تھا وہ آپؐ پر ایمان لائے یعنی خدیجہؓ آپ کی بیوی، علیؓ آپ کے چچازاد بھائی اور زیدؓ آپ کے آزاد کردہ غلام اور ابوبکرؓ آپ کے دوست اور ان سب کے ایمان کی دلیل اس وقت یہی تھی کہ آپؐ جھوٹ نہیں بول سکتے۔“ آپؐ کے سب قریبی یہ کہا کرتے تھے۔ (دورہ یورپ، انوار العلوم، جلد 8، صفحہ 543)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت زید بن حارثہؓ کے اسلام لانے کے بارے میں لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے مشن کی تبلیغ شروع کی تو سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ تھیں جنہوں نے ایک لمحہ کے لیے بھی تردد نہیں کیا۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کے متعلق مؤرخین میں اختلاف ہے۔ بعض حضرت ابوبکرؓ عبداللہ ابی قحافہ کا نام لیتے ہیں۔ بعض حضرت علیؓ کا جن کی عمر اس وقت صرف دس سال کی تھی اور بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ کا، مگر ہمارے نزدیک یہ جھگڑا فضول ہے۔ حضرت علیؓ اور زیدؓ بن حارثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمی تھے اور آپؐ کے بچوں کی طرح آپؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا تھا اور ان کا ایمان لانا بلکہ ان کی طرف سے تو شاید کسی قولی اقرار کی بھی ضرورت نہ تھی۔ پس ان کا نام بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں اور جو باقی رہے ان سب میں سے حضرت ابوبکرؓ مسلمہ طور پر مقدم اور سابق بالایمان تھے۔“ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 121)

یعنی عمر کے لحاظ سے صاحبِ عقل لوگوں میں سے، باشعور لوگوں میں سے تھے۔ صاحبِ عقل تو ماشاء اللہ بچے بھی اس زمانے میں ہوا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے دنیا جس کو باشعور اور تجربہ کار کہتی ہے حضرت ابوبکرؓ تھے جو مردوں میں سے ایمان لائے لیکن بہرحال یہ چار تھے، تین مرد اور ایک عورت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ان کا ایک بڑا مقام ہے جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا۔

سفرِ طائف میں بھی حضرت زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے۔ طائف مکہ سے جنوب مشرق کی جانب تقریباً 36/میل کے فاصلہ پر واقع ایک جگہ ہے۔ نہایت ہی سرسبز و شاداب علاقہ ہے جہاں بہت اعلیٰ قسم کے میوے پیدا ہوتے ہیں۔ وہاں قبیلہ ثقیف کے لوگ آباد تھے۔

(معجم البلدان، جلد 3، صفحہ 241، لغات الحدیث، جلد 3، صفحہ 46، کتاب ”ف“)

حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ مظالم شروع کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن حارثہؓ کے ہمراہ طائف کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ واقعہ 10/نبوی کا ہے اور ماہ شوال کے کچھ دن ابھی باقی تھے۔ آپؐ دس دن تک طائف میں رہے۔ اس دوران آپؐ طائف کے تمام رؤسا کے پاس گئے مگر کسی نے بھی آپ کی دعوت قبول نہیں کی۔ جب ان کو اندیشہ ہوا کہ ان کے نوجوان آپؐ کی دعوت قبول کر لیں گے، یہ فکر ضرور پیدا ہو گئی کہ کہیں نوجوان جو ہیں، جو عام لوگ ہیں وہ اسلام کی دعوت قبول نہ کر لیں تو انہوں نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور وہاں جا کر رہو جہاں آپؐ کی دعوت قبول کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے آوارہ لوگوں کو آپؐ کے خلاف بھڑکایا تو وہ آپؐ کو پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں قدموں سے خون بہنے لگا۔ حضرت زید بن حارثہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینکے جانے والے پتھروں کو اپنے اوپر لینے کی کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت زیدؓ کے سر پر بھی متعدد زخم آئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد اوّل، صفحہ 165، ذکر سبب خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الطائف، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت زیدؓ کے جو حالات دیے گئے ہیں ان کی مزید تفصیل ابھی باقی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگی۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کیلئے جب دین خالص ہوگا،
عبادت خالص ہوگی تو تزکیہ نفس بھی ہوگا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/مئی 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

چاہیے کہ ہم ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی
رضا کی راہوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/مئی 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

”خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں
وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے، ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے
ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو، اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خالص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔“

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

اسلام دنیا کے مسائل کا حل ہے، امن اور سلامتی قائم کرنے کا ذریعہ بھی اسلام ہی ہے، معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کی طرف بھی اسلامی تعلیم ہی رہنمائی کرتی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 نومبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک کے دوروں کے کیا کیا فوائد بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے میڈیا کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آجاتی ہے۔ اور تیسری بڑی بات یہ ہے کہ افراد سے، افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان و اخلاص اور جو تعلق ہے مودّت و اخوت کا، محبت اور بھائی چارے کا اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اور افرادِ جماعت کے آپس میں براہ راست ملنے، دیکھنے، سننے سے غیر معمولی تبدیلی بھی پیدا ہوتی ہے اور جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے حقیقی پیغام کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام کا حقیقی پیغام جہاں غیر مسلموں کے لئے آنکھیں کھولنے والا ہے اور اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیم کو واضح کرنے والا ہے وہاں مسلمانوں کو بھی اعتماد دیتا ہے، ان کو بھی پتہ چلتا ہے جو غیر از جماعت مسلمان ہیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ غیر از جماعت مسلمان جب ہم سے اسلام کی خوبصورت تعلیم سنتے ہیں تو ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اسلام دنیا کے مسائل کا حل ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کا ذریعہ بھی اسلام ہی ہے۔ معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل کی طرف بھی اسلامی تعلیم ہی رہنمائی کرتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فلاڈلفیا کے آنریبل ڈوایٹ ایونز صاحب کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فلاڈلفیا میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر موصوف نے مجھے کہا کہ مَیں آپ کا اس بڑے شہر میں استقبال کر رہا ہوں۔ آپ نے امن قائم کرنے کے حوالے سے بہت ہی عمدہ پیغام دیا ہے۔ بدقسمتی سے ہم امریکہ میں ایک تاریک دَور سے گزر رہے ہیں اور ایسے دَور میں یہ پیغام بہت شاندار تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کمیونٹی نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا کے لئے کتنی اہم ہے۔

سوال حضور انور نے فلاڈلفیا کے میئر جیمز کینی کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میئر جیمز کینی نے کہا کہ فلاڈلفیا شہر کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ مذہبی آزادی اس شہر کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ ہمارا تعلق مختلف قوموں اور نسلوں سے ہے لیکن یہ شہر ہر ایک کو خوش آمدید کہے گا۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کریں، ایک دوسرے کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آئیں اور دنیا کو یہ بتائیں کہ ہم ایک ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ اور ہم اپنے مسائل کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہے جسے دوسرے اپنا رہے ہیں اور مسلمان بھول رہے ہیں۔

سوال ایک افریقن امریکن نومسلم نے مسجد کے افتتاح کے حوالے سے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک افریقن امریکن نومسلم کہتے ہیں کہ یہاں مسجد کی بہت ضرورت تھی۔ یہ بہت اچھا سینٹر بن گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ماحول کو بہتر کرنے کیلئے دس سال لگتے ہیں لیکن میں نے دو سال میں معاشرہ بہتر ہوتے دیکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر لگن ہو تو اکٹھے مل کر یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر ایڈریس کے بعد کہتے ہیں یہ ایک حیرت انگیز پیغام ہے اور آپ کی ہر بات دل کو لگی۔

سوال ایک خاتون حانیہ صاحبہ نے حضور انور کے پیغام کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حانیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ جو پیغام آپ لوگوں نے دیا ہے اس کے ذریعہ سے اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔ بہت خوشی ہوئی ہے کہ یہاں مسلمانوں کا ایک سینٹر بن گیا ہے۔ لوگوں میں اسلام کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ آپ کا پیغام بہت مضبوط تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ زیادہ سے زیادہ یہ پیغام پھیلے اور امریکہ کے لوگ اسلام کی حقیقت کو جانیں۔

سوال ایک غیر احمدی امام نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک غیر احمدی امام صاحب کہتے ہیں کہ احمدیوں سے میرا پہلا تعلق جماعت کی جانب سے کئے گئے قرآن کریم کے ترجمہ کی وجہ سے ہوا تھا جو مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کا پیغام بڑا اچھا تھا۔ مجھے آپ سے سو فیصد اتفاق ہے۔ یہی ہمارا مشن اور مقصد ہے۔ ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کا معیار زندگی بڑھانے کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہم نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو پھیلانا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بالٹی مور کی مسجد بیت الصمد کی کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بالٹی مور کی مسجد کا بھی افتتاح ہوا جس کا نام بیت الصمد ہے۔ یہ ایک چرچ کی بلڈنگ تھی جو خریدی گئی اور پھر اس کو ٹھیک کر کے مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے اور اتفاق سے یہ عمارت ایسے رُخ پر بنائی گئی ہے کہ تقریباً قبلہ رخ ہے اس لحاظ سے کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑی۔ 20 لاکھ ڈالر اس کی خرید پر خرچ آیا ہے۔ اس میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں جن میں 400 لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دفاتر ہیں، لائبریری ہے، کلاس رومز ہیں، کمرشل کچن ہیں، ڈائننگ ہال ہیں۔ ہائی وے پر واقع ہے۔

سوال حضور انور نے ڈسٹرکٹ 48 کی ایک اسٹیٹ نمائندہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ڈسٹرکٹ 48 کی ایک سٹیٹ نمائندہ آئی تھیں وہ کہتی ہیں کہ یہ پیغام سن کے مَیں بڑی متاثر ہوئی خاص کر ایسے حالات میں جب مسلمانوں کے حوالے سے معاشرے میں خوف پایا جاتا ہے اور اس ملک میں نسلی بنیادوں پر تفریق ہے۔ ان حالات میں مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ نے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہر ایک سے محبت کرو اور کسی سے نفرت نہ کرو۔ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں چاہئیں۔ محبت، امن، انصاف بالٹی مور کو یہ اعلیٰ اقدار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال حضور انور نے ایک پادری ’’فادر جو‘‘ صاحب کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فادر جو (Father Joe) کہتے ہیں آپ کے خطاب کے دوران مَیں ایک ایک بات سے اتفاق کر رہا تھا کیونکہ میں بالٹی مور میں کئی مرتبہ احمدیہ مسجد گیا ہوا ہوں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے گزشتہ چند سالوں سے دوسری مسجد میں ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ مسجد تمام کمیونٹی کے لئے کھلی ہے۔ یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اکٹھے ہیں اور امن کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہی وہ بات ہے جس کی نہ صرف ہمارے اس شہر کو بلکہ تمام دنیا کو ضرورت ہے۔

سوال ڈسٹرکٹ 48 کے ریپریزنٹیٹو بلال علی صاحب نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بلال علی صاحب کہتے ہیں کہ آپ کے پیغام کی گونج یہاں تمام افراد میں سنائی دے رہی ہے۔ باہمی اتحاد، یگانگت، محبت اور پیار کی فضا قائم کرنے میں یہ پیغام بہت اہم ہے۔ اسلام کے خلاف جو تحفظات پائے جاتے ہیں انہیں دور کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ میں نے معاشرے میں امن قائم کرنے کا بہت آسان حل آپ سے سیکھا ہے کہ اپنے گھر سے شروع کریں۔ ہمسائے سے حسن سلوک کریں۔ آپ کو تمام دنیا کو بدلنے کی ضرورت نہیں صرف وہ افراد جن سے آپ ملتے جلتے ہیں ان میں پیار بانٹیں، ان کی خدمت کریں تو تمام معاشرہ پُرامن ہو جائے گا۔

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر فاطمہ صاحبہ کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک ہسٹورین ڈاکٹر فاطمہ کہتی ہیں کہ میری سپیشلائزیشن ’’یو ایس اے میں اسلام‘‘ ہے۔ آپ نے جو یہ کہا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اس دور میں اسلام کی تجدید کی ہے میرا ذہن اسی طرف لگا ہوا ہے اور میں اب اس حوالے سے مزید تحقیق کو بڑھاؤں گی۔ میری تحقیق کا محور نہ صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بلکہ آپ کی تحریرات اور ارشادات بھی ہیں جن کے ذریعہ سے آپ نے یہ احیاء فرمایا۔ آپ نے اسلامی حسن سلوک کو دیگر مذاہب تک محدود نہیں رکھا بلکہ غیر مذہبی افراد سے بھی حسن سلوک کا ارشاد فرمایا۔

سوال حضور انور نے ورجینیا کی مسجد کے افتتاح کے حوالے سے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ورجینیا کی مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس کا نام ’’مسجد مسرور‘‘ ہے۔ یہ بھی ایک چرچ کی بلڈنگ ہے۔ کل رقبہ 17.6 ایکڑ ہے اور پانچ ملین ڈالرز میں یہ خریدی گئی تھی اور اس کی رینوویشن وغیرہ پر تھوڑی سی تبدیلی کر کے مزید 75 ہزار ڈالرز خرچ کئے گئے۔ یہ بھی تقریباً قبلہ رخ عمارت ہے۔ اس کا مسقّف حصہ بائیس ہزار چار سو تین مربع فٹ ہے۔ مردوں اور خواتین کے علیحدہ علیحدہ ہالز ہیں جن میں 650 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گیارہ کمرے ہیں جو بطور دفاتر استعمال ہوں گے۔ ایک لائبریری ہے، ایک کانفرنس روم ہے، ایک کمرشل کچن بھی موجود ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میکسیکو کے ایک نومبائع کے کیا تاثرات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میکسیکو کے ایک نومبائع ایوان فرانسسکو صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک ایسا لمحہ تھا جو کہ لفظوں میں نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اس لمحے مجھے جسمانی طور پر ایسا محسوس ہوا جیسے میرا سارا جسم گرم ہو گیا ہے اور میرے پسینے چھوٹنے لگے اور ایسا لگا جیسے ایک کرنٹ میرے جسم میں سے دوڑ رہا ہے اور جاتے جاتے اپنے ساتھ میرے تمام گناہ بھی لے گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں خلافت عطا کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے اچھائی کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم ہے اور میرے اندر ایک تبدیلی لائے گا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

حضرت امیر بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا عرف ’’مائی کا کو‘‘ کا ذکر خیر

(از خواجہ محمد افضل بٹ، روچسٹر، امریکہ)

حضرت امیر بی بی صاحبہ عرف ’’مائی کا کو‘‘ میاں محمد صدیق صاحب سیکھوانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابہ سیکھوانی برادران یعنی میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی، میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور میاں خیرالدین صاحب سیکھوانی کی ہمشیرہ تھیں جنہیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ صحابہ کرام کی فہرست میں شامل فرمایا ہے۔ آپ خود بھی صحابیہ تھیں۔ سیکھواں ایک گاؤں کا نام ہے جو قادیان سے چار میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب واقع ہے۔ اس خاندان کا قادیان آنا جانا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق آپؑ کے دعویٰ سے پہلے سے تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب، اشتہارات اور ملفوظات میں مختلف مقامات پر ان تینوں بھائیوں کا ذکر فرمایا ہے اور بعض جگہوں پر ان کے ساتھ ان کے والد محترم کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ سیکھوانی برادران نہایت قلیل آمدنی کے باوجود مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی مالی قربانیوں کا مختلف مقامات پر نہایت رشک کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ عنہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے والد اور محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس کے دادا تھے۔ اس لحاظ سے حضرت امیر بی بی صاحبہ خالد ِاحمدیت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی پھوپھی اور محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب (ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن و مینیجنگ ڈائریکٹر mta) کی دادی تھیں۔ اس مختصر تمہید سے غرض یہ ہے کہ تا معلوم ہو کہ حضرت امیر بی بی صاحبہ جن کا ذکر خیر مقصود ہے کن عظیم الشان شخصیات کی ہمشیرہ تھیں اور ویسے بھی آپ کا صحابیہ ہونا خود آپ کو ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ ذیل کے سطور میں خاکسار ان کا مختصر ذکر کرے گا۔ میرے لئے بھی یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ ہماری والدہ محترمہ رمضان بی بی صاحبہ کی پھوپھی تھیں، بچپن میں جنکا پیار حاصل کرنے کا شرف خاکسار کو ملا۔

آپ کی تاریخ پیدائش 1868ء ہے اور وصال 1953ء میں 85 سال سے زائد عمر میں ہوا۔ آپ کا وصیت نمبر 498 ہے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں احاطہ خاص کی جنوبی جانب محوِ خواب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب اعلان ماموریت فرمایا تو سیکھوانی خاندان نے بِلا تاخیر بیعت کر لی تھی۔ اسی طرح خاندان کی مستورات نے بھی ابتدائی ایام میں ہی بیعت کر لی تھی اور آپ نے اس عہد کو اپنے آخری سانس تک نہایت ہمت وجوانمردی سے نبھایا۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے آپ سیکھوانی برادارن کی ہمشیرہ تھیں۔ سیکھوانی برادران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور نہایت درجہ مخلص انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حد درجہ محبت وعشق رکھتے تھے۔ اشتہار جلسہ الوداع میں سیکھوانی برادران کی مالی قربانی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:

’’حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو آخرت پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 167)

حضرت ’’مائی کا کو‘‘ صاحبہؓ کی روایات ’’سیرت المہدی‘‘ میں درج ہیں۔ آپؓ نے بیوگی کے بعد اپنی ساری زندگی حضرت اُمّ المومنین اماں جان رضی اللہ عنہا اور بچگان کی خدمت میں گزار دی۔ ان کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سیکھوانی خاندان کے بزرگان میں کس قدر اخلاص ووفا، عشق مسیح موعود، حق کی جستجو اور تحصیل علم کا شوق تھا اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ان عشاق کے ساتھ کس قدر شفقت اور محبت فرماتے تھے بلاشبہ یہ ہمارے خاندان کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم لکھتے ہیں: ان پرانی مستورات میں سے جنہوں نے حضرت اماں جانؓ کو دلہن بنے ہوئے دیکھا اب کوئی موجود نہیں البتہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کی پھوپھی جو ’’مائی کا کو‘‘ کے نام سے مشہور ہیں اور جو حضرت اماں جانؓ کی خادمہ ہیں اور ایک عشق وشوق سے خدمت کرتی ہیں، نے مجھے سنایا کہ جب حضرت ام المومنین نئی نئی بیاہی ہوئی آئیں یعنی 1884ء کے نومبر یا دسمبر کے ابتدائی دنوں میں تو میں بھی قادیان آئی ہوئی تھی تو میں نے سنا مرزا صاحب ’’ووہٹی‘‘ بیاہ کر لائے ہیں اس لیے میں دیکھنے چلی گئی۔ حضرت ام المومنین 18-19 سال کی لڑکی تھیں۔ بالکل دبلی پتلی اور نحیف سی تھیں۔ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ پنجاب کے رواج کے بالکل خلاف رنگین یا سرخ جوڑا نہ تھا۔ اس وقت کھلے پائینچے کا غرارہ پہنے ہوئے تھیں۔ حضرت ام المومنین ہم کو دیکھ کر کمرے سے باہر آ گئیں اور ہم کو جب ایک دبلی سی کم عمر لڑکی سفید لباس میں نظر آئی تو ہم کو تعجب ہوا اور ہم نے کہا کہ ’’ایہہ کس طرح دی ووہٹی (دلہن) اے‘‘ اسکے بعد ’’مائی کا کو‘‘ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ’’ہم نے پھر حضرت ام المومنین کی جو شان دیکھی اُسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکتیں۔‘‘ (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم، مرتبہ شیخ محمود احمد عرفانی وشیخ یعقوب علی عرفانی، صفحہ 215-216)

محترمہ امتہ المنان قمر صاحبہ اہلیہ میر غلام احمد صاحب نسیم اپنی کتاب ’’خاندان سیکھواں اور میری آپ بیتی‘‘ میں لکھتی ہیں کہ جب میں 1991ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان گئی تو محترمہ صاحبزادی امتہ النصیر صاحبہ مرحومہ بیگم پیر معین الدین صاحب مرحوم مجھے بازو سے پکڑ کر ’’دیار مسیح‘‘ کے ایک کمرے کی طرف لے گئیں کہ یہ وہ کمرہ ہے جہاں ’’مائی کا کو‘‘ رہا کرتی تھیں۔ اس کے بعد امریکہ میں مجھے صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ بیگم میاں عبد الرحیم احمد صاحب مرحوم نے بتایا کہ یہ وہ کمرہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ ماہ کے روزے رکھے تھے اور نور کی مشکیں آب زلال کی صورت میں اس کمرہ میں انڈیلی گئی تھیں اور آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ نور اس درود شریف کی وجہ سے انڈیلا گیا ہے جو آپ کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتے تھے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تھیں۔‘‘ (روحانی خزائن، جلد 1، براہین احمدیہ حصہ چہارم، صفحہ 589 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

’’مائی کا کو‘‘ صاحبہ عنفوان شباب میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں۔ بچے بھی صغرسنی میں ہی فوت ہو گئے۔ ان کے سسرال والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف تھے اس لئے جب ان کے نازیبا الفاظ سننا برداشت میں نہ رہا تو آپ اپنے بھائیوں کے پاس آ گئیں۔

محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ نے مجھے بتایا کہ ایک دن شمس صاحب (مولانا جلال الدین شمس) کے والد میاں امام الدین صاحبؓ (سیکھوانی) حضرت اماں جان صاحبہؓ کے گھر آئے اور میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اب ’’مائی کا کو‘‘ آپ کے پاس ہی رہے گی مگر ایک شرط ہے کہ اس کا کھانا ہمارے گھر سے آیا کرے گا اور بتاتی ہیں کہ دودھ اور رس ناشتہ کیلئے اور کھانا آپ کو باقاعدہ گھر سے پہنچاتے رہے۔ ’’مائی کا کو‘‘ کا دیار مسیح میں رہنے کی برکت سے خدا تعالیٰ سے بہت تعلق تھا۔ آپ ہر ایک کا کام کر کے خوشی محسوس کرتی تھیں اس لئے لوگ بھی ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔

صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب مرحوم آف لاہور نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے چندہ کی تحریک کی مائی کا کو صاحبہ کے پاس کوئی رقم نہ تھی۔ آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تنہائی میں پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا میں مصروف ہو گئیں کہ اے اللہ تو مجھے پیسے دے تا میں چندہ دے سکوں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس درخت سے ایک کپڑے کی پوٹلی گری جس میں کچھ رقم تھی۔ آپ وہ رقم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس لے گئیں کہ یہ چندہ میں لے لیں اور سارا واقعہ بھی سنایا۔ آپؓ نے اس کیلئے کافی اعلان کروائے کہ اگر کسی کی رقم ہو تو وہ آ کر لے جائے مگر کوئی نہ آیا اور جب کافی عرصہ کے بعد یقین ہو گیا کہ اس کا مالک کوئی زمینی انسان نہیں تب وہ رقم چندہ کیلئے لے لی گئی۔ آپ (مائی کا کو صاحبہؓ) پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھیں۔ صاحبزادی امتہ الشکور بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سیرت حضرت اماں جان میں بیان کرتی ہیں کہ: ’’حضرت اماں جانؓ صاحبہ ہماری قادیان والی کوٹھی النصرت میں پیدل سیر کرتی ہوئی تقریباً روزانہ صبح صبح تشریف لاتیں۔ حضرت اماں جانؓ کے ساتھ اکثر ’’مائی کا کو‘‘ ہوتیں۔ وہاں سے پھول اور پھل توڑ کر ہم ٹوکری میں ڈال کر ان کو دے دیتے۔‘‘

حضرت امیر بی بی صاحبہ کی بیان کردہ روایات رجسٹر روایات صحابہ میں درج ہیں۔ آپ کی ایک روایت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27راپریل 2012 میں بیان فرمائی ہے: ’’حضرت مائی کا کو صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم چند عورتیں سیکھواں سے حضور کی ملاقات کے لئے آئیں۔ مولوی قمر الدین صاحب کی والدہ نے مجھے کہا کہ ہمیں مغرب کی نماز روز عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنی پڑتی ہے، کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے، کیا کریں۔ حضرت صاحب سے فتویٰ پوچھو۔ مَیں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ عورتوں کو بچوں کی وجہ سے مغرب کی نماز میں دیر ہو جاتی ہے، کیا کریں۔ فرمایا مَیں تو نہیں سمجھتا کہ اگر پوری کوشش کی جائے تو دیر ہو جائے۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو عورتوں کو چاہئے کہ عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ جمع کریں کیونکہ جس طرح صبح کے وقت فرشتے اترتے ہیں، ویسے ہی مغرب کے وقت بھی اترتے ہیں۔ (ایسے مغرب اور عشاء کی نماز کو اگر جمع کرنا پڑے تو مغرب کے وقت جمع کرنا بہتر ہے) مائی کا کو صاحبہ نے روایت کے وقت کہا کہ اُس وقت سے لے کر آج تک ہم نے یہ انتظام رکھا ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے پہلے کھانا تیار کر کے بچوں کو کھلا دیتی ہیں اور پھر مغرب کی نماز کے لئے فارغ ہو جاتی ہیں۔‘‘ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ، جلد 12، صفحہ 209)

آپ کی ایک روایت ہے: ’’مائی امیر بی بی عرف مائی کا کو ہمشیرہ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیشتر طور پر عورتوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ نماز باقاعدہ پڑھیں۔ قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں اور خاوندوں کے حقوق ادا کریں۔ جب کبھی کوئی عورت بیعت کرتی تو آپ عموماً یہ پوچھا کرتے تھے کہ تم قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو یا نہیں۔ اگر وہ نہ پڑھی ہوئی ہوتی تو نصیحت فرماتے کہ قرآن شریف پڑھنا سیکھو اور اگر صرف ناظرہ پڑھی ہوتی تو فرماتے کہ ترجمہ بھی سیکھو تا کہ قرآن شریف کے احکام سے اطلاع ہو اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔‘‘

(سیرت المہدی، جلد اول حصہ سوم، روایت 849، صفحہ 759، ایڈیشن 2008 قادیان)

جب میری والدہ صاحبہ اپنی ان بزرگ پھوپھی جان ’’مائی کا کو‘‘ اور دیگر رشتہ داران کو ملنے کی غرض سے احمد نگر سے ربوہ آتیں تو مجھے بھی ساتھ لے لیتی تھیں۔ اس وقت میں سات یا آٹھ سال کا ہوں گا۔ ایک دفعہ جب والدہ صاحبہ ان سے ملنے ربوہ آئیں۔ غالباً حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کے ہاں آپؓ رہائش پذیر تھیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ ایک چارپائی پر جس پر خوبصورت پھول دار چادر بچھی ہوئی تھی، تشریف فرما تھیں اور بچوں میں ٹافیاں تقسیم کر رہی تھیں والدہ صاحبہ اپنی پھوپھی جان سے محو گفتگو تھیں اور میں اپنی والدہ کے بازو کے ساتھ لپٹا ہوا تھا انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور والدہ نے مجھے ان کے پاس کر دیا تو مجھے پیار کیا اور ٹافیاں دیں۔ بس مجھے اتنا ہی یاد ہے اور یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا کہ: ’’مائی کا کو‘‘ کا حضرت اماں جانؓ کے ساتھ بہت اعتماد کا رشتہ تھا۔ حضرت اماں جانؓ جہاں کہیں جاتی تھیں تو مائی کا کو ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتی تھیں۔ ہمارے خاندان میں ان کا بہت ذکر تھا۔ اس وجہ سے ہمارے خاندان کے افراد انہیں ’’اماں مائی کا کو‘‘ کے نام سے پکارتے اور بہت عزت کرتے تھے۔ نیز فرمایا کہ آپ بہت ہمدرد تھیں اور نیکی کے کام میں پیش پیش ہوتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ’’مائی کا کو‘‘ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20رفروری 2019 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم شیخ عبد الحمید صاحب (ٹوٹنگ، یو.کے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ 15رفروری 2019 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1953 میں خلافت ثانیہ کے دور میں اپنے والد صاحب کے ساتھ بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم نیک، دعا گو، تہجد گزار اور باعمل احمدی تھے۔ بچوں کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی۔ فیصل آباد میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22رفروری 2019 بروز جمعۃ المبارک نماز مغرب سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بشریٰ شہادت مانگٹ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شہادت خان صاحب (سابق امیر ضلع حافظ آباد)

17رفروری 2019ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری جہان خان مانگٹ صاحب کی پوتی تھیں۔ تقریباً 25 سال صدر لجنہ اونچا مانگٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے میاں کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ گزشتہ سال اکتوبر میں یہاں بیٹے کے پاس آئی تھیں۔ ہیپاٹائٹس سی تشخیص ہونے پر کچھ دیر زیر علاج رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرم غلام احمد خان صاحب (نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجرانوالہ)

13رجنوری 2019ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت فقیر علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2)مکرمہ امتہ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد جمیل صاحب (شہداد پور، سندھ)

13رفروری 2019ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تکلیف دہ بیماری کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔ لمبے عرصہ تک اپنی مقامی مجلس میں بحیثیت صدر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔

(3)مکرم عبد الخالق ملک صاحب (میونخ، جرمنی)

23رجنوری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو مشرقی افریقہ، ربوہ اور بریڈفورڈ میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ خصوصاً بوسنیا سے آنے والے مہاجرین کی آپ نے کئی سالوں تک دن رات خدمت کی۔ خلافت احمدیہ سے انتہائی پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات بڑے اہتمام کے ساتھ سنا کرتے تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبد الباری ملک صاحب (سیکرٹری امور خارجہ بریڈفورڈ) کے والد تھے۔

(4)عزیزم شمس عمران عارف ابن مکرم عمران عارف صاحب (فلوئرس ہائم، جرمنی)

31رجنوری 2019ء کو سوئمنگ پول میں ڈوبنے کی وجہ سے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ جڑواں بھائی تھے۔ بڑا معصوم اور پیارا بچہ تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 15رجولائی 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ امارہ ثمن بنت مکرم لئیق احمد صاحب مرحوم ربوہ کا ہے جو عزیزم عمیر حفیظ (مربی سلسلہ) کے ساتھ پینسٹھ ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں شعبہ تخصص میں کام کررہے ہیں۔ حفیظ احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں، لڑکے اور لڑکی کے وکیل یہاں موجود ہیں۔ لڑکی کے وکیل محمد احسن صاحب ہیں۔ دوسرے وکیل شکیل احمد چوہدری صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ آنسہ یونس کا ہے جو ڈاکٹر محمد یونس صاحب (آسٹریلیا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم محمد انس احمد کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو آج کل سپین میں مربی سلسلہ ہیں اور مبشر احمد خان صاحب کے بیٹے ہیں۔

فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ طوبیٰ احمد کا ہے یہ ڈاکٹر مختار احمد صاحب جرمنی کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم انیق الرحمٰن کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو مربی سلسلہ ہیں اور اس دفعہ جامعہ سے پاس ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ (واقفۂ نو) کا ہے جو پاکستان میں رہتی ہیں جمال الدین شمس صاحب (کارکن ڈسپیچ دفتر پی ایس) کی بیٹی ہیں۔ جمال الدین صاحب سلسلہ کے مربی رہے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد یہاں پی ایس میں کام کررہے ہیں۔ یہ نکاح عزیزم بلال ابن مکرم ظفر احمد ناصر صاحب (ربوہ) کے ساتھ دولاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ جلال الدین صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران لڑکی کے والد کو مخاطب کر کے فرمایا ''صرف بلال نام ہے احمد وغیرہ کچھ نہیں؟'' اس پر انہوں نے عرض کیا۔ جی نہیں حضور۔

اسکے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نائلہ جاوید خان (واقفۂ زندگی) کا ہے جو نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں پڑھا رہی ہیں۔ واحد اللہ خان جاوید صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم تصویر الرحمٰن فہیم ابن مکرم شیخ نصیب الرحمٰن صاحب اسلام آباد کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کے والد موجود ہیں اور لڑکے کے وکیل یہاں شیخ کلیم الرحمٰن صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور لڑکے کے وکیل کو مخاطب کر کے فرمایا: ''تصویر الرحمٰن آپ کے کیا لگتے ہیں؟'' لڑکے کے وکیل نے جواب دیا ''بھتیجے ہیں۔''

حضور انور نے فرمایا ''اچھا'' اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ طاہرہ داؤد (واقفۂ نو) کا ہے جو داؤد الیاس چغتائی صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ولید بن ارشد ابن مکرم ارشد محمود نصرت صاحب (جرمنی) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فریحہ مبشرہ (واقفۂ نو) کا ہے جو محمود احمد صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم وجیہ الدین احمد ابن مکرم فخر الدین احمد صاحب (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فریحہ خان بنت مکرم فخر احمد خان صاحب لندن کا ہے جو عزیزم کامران احمد عدنان (واقف نو) ابن مکرم طاہر عدنان صاحب (لندن) کے ساتھ چودہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ پٹیل بنت مکرم طاہر احمد پٹیل صاحب مرحوم (لندن) کا ہے جو عزیزم علاؤ الدین مزین آف سیریا کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو فاتح مزین صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کی طرف سے سخاوت علی باجوہ صاحب وکیل اور ولی ہیں، جو لڑکی کے سوتیلے والد ہیں۔

حضور انور نے اس نکاح کے فریقین میں ایجاب وقبول کرواتے وقت لڑکے سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور نکاحوں کے فریقین کو مبارک باد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 7رجون 2019)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

کلامُ الامام

''اعمال کے لیے اخلاص شرط ہے۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 354)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ملکی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

نماز تراویح: قادیان میں امسال 12 مساجد اور 1 نماز سنٹر میں بعد نماز عشاء نماز تراویح پڑھائی گئی۔ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مسجد ناصر آباد اور مسجد مسرور میں قرآن مجید کا دور مکمل کیا گیا۔ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مسجد ناصر آباد، مسجد انوار، مسجد فضل، مسجد ممتاز، مسجد محمود، مسجد طاہر، مسجد مسرور، مسجد مہدی، مسجد نور میں بھی تراویح کا انتظام تھا۔

درس القرآن: نماز عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں نظارت اصلاح وارشاد کے تحت درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ امسال مندرجہ ذیل علماء کو درس قرآن کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب، مکرم مبشر احمد خادم صاحب، مکرم نیاز احمد نائک صاحب، مکرم شمیم احمد غوری صاحب، مکرم عطاالٰہی احسن غوری صاحب، مکرم عطاء المجیب لون صاحب۔ اسکے علاوہ مسجد محمود اور مسجد مسرور میں بھی درس کا انتظام تھا۔ علماء کرام ہر روز آدھے پارے کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر پیش کرتے رہے۔

درس الحدیث: بعد نماز فجر مساجد میں درس الحدیث کا بھی انتظام کیا گیا۔ علماء کرام نے رمضان المبارک کی مناسبت سے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ملفوظات سے درس دیئے۔ بعد نماز فجر احباب و مستورات اور بچے مزار حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر دُعا کی غرض سے حاضر ہوتے رہے۔

اعتکاف: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ تھی کہ آپؐ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اسی سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور مسجد مسرور میں احباب جماعت کو اعتکاف کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ جملہ معتکفین ومعتکفات کے اعتکاف کو قبول فرمائے اور ان کی دعاؤں کو جماعت اور عالم اسلام کے حق میں قبول فرمائے۔

نماز عید: مورخہ 5 جون 2019 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے نماز عید پڑھائی۔ احباب جماعت قادیان کے علاوہ کثیر تعداد میں اردگرد کے علاقوں سے مہمانان کرام نماز عید کی ادائیگی کے لیے قادیان تشریف لائے۔ نماز عید کے بعد جملہ مہمانان کرام کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگرخانہ سے تواضع کی گئی۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ متھرا (صوبہ یوپی) میں مورخہ 15 مئی 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ نیز مورخہ 28 مئی 2019 کو مکرم نور محمد مستری صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ (الیاس محمد ظفر، مبلغ سلسلہ متھرا)

جلسہ یوم مسیح موعود

● جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ (صوبہ پنجاب) میں 23 مارچ کو احمدیہ مسجد میں مکرم محمد اکرم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم زید احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم شہاب احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں پانچ زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(سید اقبال احمد، معلم سلسلہ مالیر کوٹلہ)

● جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو (صوبہ یوپی) میں مورخہ 6 جون 2019 کو امیر جماعت احمدیہ ایٹہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جرجس حسین صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم مظہر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم سہیل احمد صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقریر کی۔ اس جلسہ میں ایٹہ اور مین پوری کے افراد جماعت بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کی حاضری 200؍افراد پر مشتمل تھی جس میں 20 غیر از جماعت افراد بھی شامل تھے۔ (گلزار خان، مبلغ انچارج ایٹہ، مین پوری)

جلسہ یوم خلافت

● جماعت احمدیہ سرسی والا ضلع مانسہ (صوبہ پنجاب) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو مکرم رمپی خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سرسی والا کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال نے بطور مہمان خصوصی اس جلسہ میں شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سلیم صاحب سیکرٹری مال نے کی۔ نظم عزیزہ مرجینہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نے خلافت احمدیہ اور مالی قربانی کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ستپال احمد، معلم سلسلہ سرسی والا)

● جماعت احمدیہ بھدرواہ (صوبہ جموں کشمیر) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو مکرم عبدالحفیظ فانی صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رحمت اللہ منڈاشی صاحب نے کی۔ بعدہ تمام حاضرین نے صدر اجلاس کے ساتھ عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ عزیزم بلال احمد ساحل نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم فیضان احمد خان صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد صدر اجلاس نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(الطاف حسین نائک، مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

● جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو بعد نماز مغرب وعشا دارالذکر گلبرگہ میں مکرم محمد عمر استاد صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد نور صاحب نے کی۔ نظم مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف عابد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبدالقادر شجیع صاحب اور خاکسار نے نظام خلافت کی اطاعت اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے واقعات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(نور الحق خان، مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

● جماعت احمدیہ شاہ پور (صوبہ کرناٹک) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم عزیزم کاشف احمد، ہاشم احمد، عزیزہ ماہرہ، رافعہ مصطفیٰ اور شائلہ عنبر نے ترانے کی صورت میں پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم خالد احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت وضرورت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(ایم مقبول احمد مبلغ سلسلہ شاہ پور یادگیر)

● جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو (صوبہ یوپی) میں مورخہ 27 مئی 2019 کو صدر جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اسلام خان صاحب نائب امیر ضلع ایٹہ نے کی۔ نظم عزیزم ارشد احمد نے پڑھی۔ اس جلسہ میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم فضل احمد صاحب مربی سلسلہ نے برکات خلافت کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے بعنوان خلافت کی ضرورت اور اطاعت کی۔ تیسری تقریر مکرم عادل احمد صاحب نے خلافت کے ذریعہ اسلامی فتح کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (گلزار خان، مبلغ انچارج ایٹہ، مین پوری)

● مورخہ 27 مئی 2019 کو ضلع ہمیر پور (صوبہ یوپی) کی جماعتوں راٹھ، مسکرا، مودھا اور بہگاؤں میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ راٹھ میں مکرم ابرار احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شریف احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم ابصار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ جماعت احمدیہ مسکرا میں مکرم رحمن احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم یاسر احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم حاشر احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عالم حسین صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ جماعت احمدیہ مودھا میں مکرم محمد ظفر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدرات جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد کلیم صاحب نے خلافت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ جماعت احمدیہ بہگاؤں میں مورخہ 28 مئی کو مکرم پیر بخش صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔
(خالد احمد، مبلغ انچارج حمیر پور)

● جماعت احمدیہ پونہ (صوبہ مہاراشٹر) میں مورخہ 1 جون 2019 کو مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالعلیم قریشی صاحب نے کی۔ بعدہ افراد جماعت نے صدر جماعت کے ساتھ عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم عبدالعزیز قریشی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدہ خاکسار نے ''خلافت خامسہ کا بابرکت دور'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیز ہوا۔
(حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ)

● جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مورخہ 27 مئی 2019 کو احمدیہ مسجد برہ پورہ میں مکرم محمد عبدالباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد ابوالفضل صاحب نے کی۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہ عزیزم محمد امتیاز نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم سید اشرف احمد صاحب نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے موضوع پر کی۔ بعدہ عزیزم سید عبدالنور نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید آفاق احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد برہ پورہ)

جماعت احمدیہ ابراہیم پور (بنگال) میں ہفت روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ ابراہیم پور (صوبہ بنگال) میں مورخہ 6 تا 12 جون 2019 ہفت روزہ مشترکہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم اشرف الشیخ صاحب قائم مقام صدر جماعت ابراہیم پور نے تقریر کی۔ اگلے روز صبح تین بجے سے پروگراموں کا آغاز ہوا۔ شیڈول کے مطابق کلاسز لی گئیں۔ اس کیمپ میں حلقہ کی آٹھ جماعتوں سے ایک سو بیس افراد شامل ہوئے۔ آخر دن طلبا کا امتحان لیا گیا۔ مورخہ 12 جون کو شام تین بجے مکرم اشرف الشیخ صاحب امیر ضلع مرشد آباد کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ سلسلہ بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم ابوطاہر منڈل صاحب نے اس کیمپ کی غرض وغایت بیان کی۔ صدر مجلس نے شکریہ احباب پیش کیا۔ بعدہ طلبا میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ آخر پر صدر جلسہ نے دعا کروائی اور کیمپ اختتام پذیر ہوا۔
(عبدالرؤف، معلم سلسلہ ابراہیم پور بنگال)

اسلام آباد کی رہائش کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں

اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ''وَسِّعۡ مَکَانَکَ'' صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے

ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے بنایا ہوا ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نئے مرکز احمدیت ''اسلام آباد'' منتقل ہونے کی مختصر رپورٹ

احباب جماعت کو علم ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 15/ اپریل 2019ء بروز سوموار نئے مرکز احمدیت ''اسلام آباد'' ٹلفورڈ، سرے منتقل ہو گئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2019ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ''وَسِّعۡ مَکَانَکَ'' کے حوالہ سے فرمایا تھا:

''یہ الہام آپؑ کو مختلف وقتوں میں ہوا۔ شروع میں اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ''وَسِّعۡ مَکَانَکَ'' کا الہام فرمایا جب آپؑ فرماتے ہیں کہ اس وقت شاید دو یا تین لوگ میری مجلس میں آیا کرتے تھے اور کوئی مجھے جانتا نہیں تھا۔ پھر مختلف وقتوں میں دوسرے الہامات کے ساتھ بھی ''وَسِّعۡ مَکَانَکَ'' کا الہام ہوتا رہا یعنی اپنی مکانیت کو وسیع کرو اور اس کے ساتھ جو دوسرے الہامات ہیں ان میں خوشخبریوں اور مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہونے کا بھی ذکر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے۔ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس الہام کو پورا کیا اور ابھی بھی پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام ہیں ہمیں بھی اس الہام کے متعلق مختلف وقتوں میں پورا ہونے کے نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر الہام اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو کسی بھی معاملے میں حکم دینا یا پیشگوئی کے رنگ میں بتانا اصل میں تو آپؑ کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی اسلام کی اشاعت اور ترقی کے ہونے کی خوشخبری ہے اور پھر آپؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خوشخبری ہے۔ پس ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے بنایا ہوا ہے۔''

حضور انور نے فرمایا: ''خلافت کے یہاں یوکے میں ہجرت کے بعد برطانیہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ مکانیت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جگہیں مہیا کرتا چلا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہاں ہجرت کر کے آئے تھے تو فوری طور پر اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اپنی وسعت کا ایک نظارہ دکھایا اور اسلام آباد میں 25/ ایکڑ زمین جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی اور اسکے بعد مزید اس میں چھ ایکڑ بھی شامل ہو گئی جہاں جلسہ بھی ہوتا رہا اور کچھ رہائش بھی جماعتی کارکنوں کیلئے، واقفین زندگی کیلئے میسر تھی۔ ایک بنگلہ بھی جو خلیفۃ المسیح کی رہائش کیلئے تھا۔ کچھ دفاتر بھی تھے۔ ایک بیرک نما جو جگہ تھی اس میں مسجد بھی بنائی گئی تھی اور مجھے یاد ہے جب ایک دفعہ یہاں آیا 1985ء میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے خاص طور پر فرمایا تھا کہ بڑی اچھی جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز کیلئے بھی مہیا کر دی ہے۔ کم وبیش یہی الفاظ تھے مگر معین نہیں۔ اور مجھے یقین ہے اور بعض دوسرے شواہد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا۔ بہر حال ہر کام کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اسلام آباد میں نئی تعمیر ہوئی ہے۔ کچھ دفاتر بہتر سہولتوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ مسجد بنائی گئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش بنائی گئی ہے اور واقفین زندگی اور کارکنوں کیلئے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں اور اَور بھی تعمیر ہوں گے...... جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ خلیفہ وقت کی رہائش گاہ اور دفاتر وغیرہ بھی وہاں بن گئے ہیں۔ بڑی مسجد بھی بن گئی ہے۔ اس لیے اب میں بھی لندن سے ان شاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں اسلام آباد منتقل ہو جاؤں گا۔ وہاں منتقلی کے بعد ہر لحاظ سے وہاں کی رہائش بھی بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ''وَسِّعۡ مَکَانَکَ'' صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے......دوبارہ میں یہی کہتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور (خلیفۂ وقت اور مرکز احمدیت کے) وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ اپریل 2019ء)

حضور انور کی مسجد فضل سے روانگی

15/ اپریل 2019ء بروز سوموار معمول کے مطابق حضور انور نے مسجد فضل میں نمازِ فجر پڑھائی اور معمول کی دفتری مصروفیات سرانجام دیں۔ نمازِ ظہر پر عُشّاقانِ خلافت کی ایک بڑی تعداد یہاں حاضر تھی اور نمازِ عصر پر کہ جس کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روانگی طے تھی احباب وخواتین کی حاضری دو ہزار سے تجاوز کر گئی۔

نمازِ عصر پڑھانے کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران احباب وخواتین قافلے کی گاڑیوں کے قریب اکٹھے ہونا شروع ہو گئے جو روانگی کیلئے تیار تھیں۔ چھ بجے سے کچھ پہلے کروڑوں دلوں کی دھڑکن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مسجد فضل کے احاطہ میں موجود خواتین، بچے اور بچیاں پُرجوش انداز میں

سیدی مرشدی تو سلامت رہے
تو سلامت رہے تا قیامت رہے
تیرے دکھ اور غم
ہنس کے جھیلیں گے ہم
تو سلامت رہے تا قیامت رہے

اشعار پڑھ رہے تھے جبکہ مردوں کی جانب سے نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر۔ غلام احمد کی ۔ جے، خلافتِ احمدیہ۔ زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے۔ حضور انور جس طرف رُخ کرتے اس جانب سے ''السلام علیکم پیارے حضور!'' کی صدائیں بلند ہونے لگتیں۔ حضور پُرنور ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اپنے عشاق کو ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دے رہے تھے اور الوداع کہہ رہے تھے۔ حضور انور 5 بجکر 58 منٹ پر گاڑی کے دروازہ پر پہنچے اور دعا کروائی۔

دعا کے بعد حضور انور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور کچھ ہی لمحوں بعد خلیفۂ وقت، امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس کا یہ قافلہ مسجد فضل سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں ایک مرکزِ احمدیت کو الوداع کہتا نئے مرکزِ احمدیت کی جانب عازمِ سفر ہوا۔

حضور انور کا اسلام آباد ورودِ مسعود

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام چھے بجے کے قریب مسجد فضل لندن سے اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ حضور انور کا قافلہ شام 6 بجکر 48 منٹ پر اسلام آباد کے صدر دروازہ سے احاطہ میں داخل ہوا۔ 6 بجکر 49 منٹ پر حضور انور اسلام آباد کی سرزمین پر، قصرِ خلافت کے دروازہ کے سامنے اترے۔ اس وقت سینکڑوں احمدی مرد وزَن اور بچوں بچیوں نے حضور انور کا استقبال درج ذیل قرآنی دعاؤں کے ورد کے ساتھ کیا:

☆رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

☆رَبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا

حضور انور کچھ دیر وہاں رونق افروز رہے۔ اس دوران حضور انور کی خدمتِ اقدس میں شیرینی پیش کی گئی۔ اس پُرمسرّت موقع پر حضور انور کے پُروقار چہرے پر کھلتی تبسّم کو دیکھ کر عشّاقانِ خلافت اللہ تعالیٰ کے حضور شکر اور حمد میں اَور بھی زیادہ مصروف ہو جاتے۔

کچھ لمحوں بعد یعنی شام 6 بجکر 51 منٹ پر حضور انور نے قصرِ خلافت کے صدر دروازہ کے اندر قدم رکھا۔ چیئرمین اسلام آباد ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کمیٹی مکرم مبارک احمد ظفر صاحب نے حضور انور کی خدمتِ اقدس میں ایک باکس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں قصرِ خلافت کی چابیاں موجود تھیں۔ حضور انور شام 6 بجکر 53 منٹ پر قصرِ خلافت کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے۔ گھر کے اندر بعض خواتین نے حضور انور کا استقبال کیا نیز حضور انور اور حضرت آپا جان سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

حضور انور نے سوا آٹھ بجے رات قصرِ خلافت سے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نمازِ مغرب پڑھائی۔ یہ مسجد مبارک میں پڑھائی جانے والی پہلی نماز تھی۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ کے بعد دنیا بھر سے عشاقانِ خلافتِ احمدیہ حضور انور کے استقبال کیلئے لندن اکٹھے ہونا شروع ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس روز امریکہ کے علاوہ جرمنی اور یورپ کے کئی ممالک سے احبابِ جماعت جبکہ برطانیہ کی تقریبا تمام جماعتوں سے نمائندگان حضور انور کے استقبال کیلئے حاضر تھے۔

ادارہ بدر اس تاریخی موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دعا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ''وَسِّعۡ مَکَانَکَ'' صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے......اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور (خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت کے) وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔'' آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26/اپریل 2019)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔''

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 96)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9732: مَیں خُوا خان ولد مکرم کریم خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 62 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن گاؤں پرون تحصیل بیڑی ضلع دھولپور صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13؍مئی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد درج ذیل ہے۔ 3 بیگھا زمین (تین بھائیوں میں قابل تقسیم) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد العبد: خُوا خان گواہ: شیخ عطاء العزیز

مسل نمبر 9734: مَیں حسینہ زوجہ مکرم محمد افضل بیگ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن طاہر آباد ڈاکخانہ آسنور (ڈی۔ایچ پورہ) ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد الامۃ: حسینہ گواہ: حمید اللہ حسن

مسل نمبر 9735: مَیں محمد افضل بیگ ولد مکرم محمد اکبر بیگ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن طاہر آباد ڈاکخانہ آسنور (ڈی۔ایچ پورہ) ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد شاہد العبد: محمد افضل بیگ گواہ: حمید اللہ حسن

مسل نمبر 9736: مَیں جاوید احمد منیر ولد مکرم منیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن طاہر آباد ڈاکخانہ آسنور (ڈی۔ایچ پورہ) ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍نومبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر شاہد العبد: جاوید منیر گواہ: حمید اللہ حسن

مسل نمبر 9737: مَیں حفیظہ اختر بنت مکرم بشارت احمد نائک صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق بشارت نایک الامۃ: حفیظہ اختر گواہ: مشتاق احمد ریشی

مسل نمبر 9738: مَیں شکیلہ اختر زوجہ مکرم محمد یوسف ریشی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27؍نومبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد الیاس ریشی الامۃ: شکیلہ اختر گواہ: مشتاق احمد ریشی

مسل نمبر 9739: مَیں مومنہ بیگم زوجہ مکرم رفیق احمد نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوریل تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍مئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1 کنال قیمت 3 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد نایک الامۃ: مومنہ بیگم گواہ: سید عبد الشکور

مسل نمبر 9740: مَیں عنایت اللہ ڈار ولد مکرم برہان الدین ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عارضی عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر انسپکٹر بیت المال العبد: عنایت اللہ ڈار گواہ: حمید اللہ حسن

مسل نمبر 9741: مَیں محمد رمیز ریشی ولد مکرم غلام نبی ریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور (ڈی۔ایچ پورہ) ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍دسمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید اللہ حسن العبد: رمیز احمد (محمد رمیز ریشی) گواہ: طاہر احمد نائک

مسل نمبر 9742: مَیں محمد ظفر اللہ ولد مکرم محمد عنایت اللہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کلکی ٹیمپل اسٹریٹ 2 (ہاؤس نمبر 76-8) ضلع کاماریڈی صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 120 گز پر مشتمل قیمت 15 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/14,205 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد العبد: محمد ظفر اللہ گواہ: آصف احمد خادم

مسل نمبر 9743: مَیں امتہ النعیم زوجہ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن کلکی ٹیمپل اسٹریٹ 2 (ہاؤس نمبر 76-8) ضلع کاماریڈی صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10؍اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ٹاپس 2.80 گرام، منگل سوتر 30 گرام، بالیاں 5 گرام، چین 7 گرام، انگوٹھی 1.80 گرام، انگوٹھی 1.60 گرام، کڑے 22 گرام (21 کیریٹ) بالیاں 3.50 گرام، انگوٹھی (اسٹون) 3.20 گرام، منگل سوتر (اسٹون) 20 گرام، انگوٹھی (اسٹون) 5 گرام، ٹاپس (اسٹون) 3 گرام، سراسری 3.20 گرام (22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آصف احمد خادم الامۃ: امتہ النعیم گواہ: محمد خالد

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(صوبہ مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

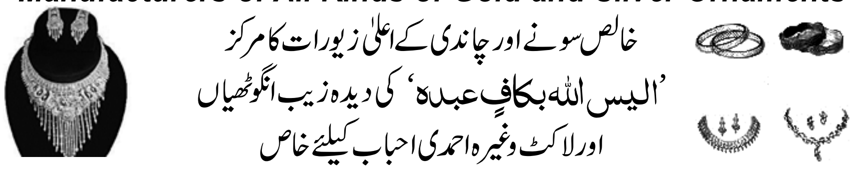

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (صوبہ بہار)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (سوبہ بنگال)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

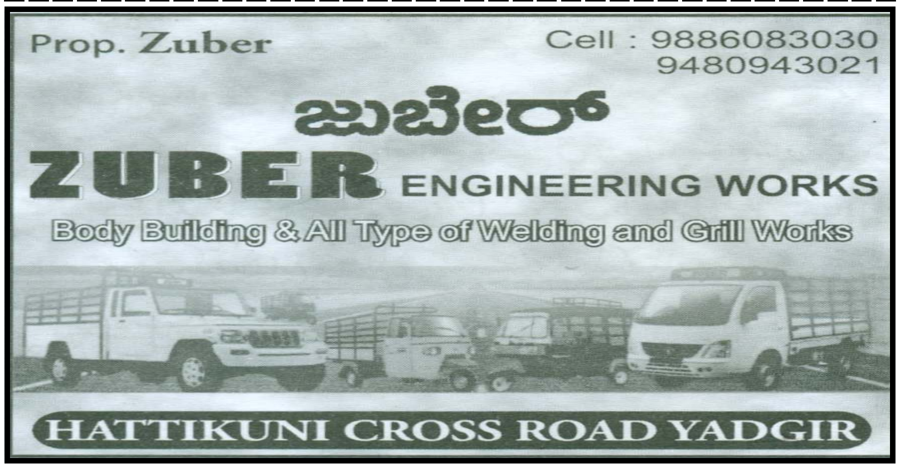

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

New Lords Shoe Co. Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی وافراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED

Cell: +91-7207059581
+91-9100415876

MWM

METAL & WOOD MASTERS

Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S

e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق، وفاداری،
اخلاص، محبت اور خدا پر توکّل کالعدم ہو گئے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 352)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) صوبہ بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں
آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے‘‘

(فتح اسلام، رُخ، ج 3، صفحہ 12، حاشیہ)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) صوبہ جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنی عبادتوں کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کریں
دوسروں کی کمزوریاں دیکھ کر اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی
اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

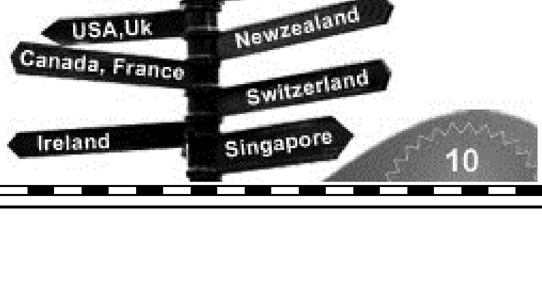

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 4 - July - 2019 Issue. 27

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍جون 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت زید بن حارثہ کے ذکر میں بعض مزید واقعات اور حوالے آج میں پیش کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں حضرت زیدؓ کو ایک سو ستر صحابہ کی کمان میں مدینہ سے روانہ فرمایا اور اس مہم کی وجہ اہل سیر نے یہ لکھی ہے کہ شام کی طرف سے قریش مکہ کا ایک قافلہ آ رہا تھا اور اس کی روک تھام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستہ کو روانہ فرمایا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں یہ وضاحت بھی کردوں کہ قریش کے قافلے ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور مکہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہوئے وہ مدینہ کے بالکل قریب سے گزرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی طرف سے ہر وقت خطرہ رہتا تھا اس کے علاوہ یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے سارے ملک میں مسلمانوں کے خلاف عداوت کی ایک خطرناک آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لئے ان کی روک تھام ضروری تھی۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ کی خبر پا کر زید بن حارثہ کو اس طرف روانہ فرمایا اور وہ ہوشیاری سے گھات لگاتے ہوئے آگے بڑھے کہ کسی کو پتا نہ لگے اور عِیص کے مقام پر قافلہ کو جا پکڑا۔ چونکہ یہ اچانک حملہ تھا اہل قافلہ مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ زید نے بعض قیدی پکڑ کر اور سامان قافلہ اپنے قبضہ میں لے کر مدینہ کی طرف واپسی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

پھر زید بن حارثہ کا ایک اور سریہ ہے جو جمادی الآخر سن 6 ہجری میں حِسمی کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو پانچ سو مسلمانوں کے ساتھ حِسمی کی طرف روانہ فرمایا جو مدینہ کے شمال کی طرف بنو جذام کا مسکن تھا۔ سریہ حِسمی کے ایک ماہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر زید بن حارثہ کو وادی القری کی طرف روانہ فرمایا۔ اس معرکہ میں متعدد مسلمان شہید ہوئے خود زید کو بھی سخت زخم آئے مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچا لیا۔

سریہ موتہ جمادی الاول سن آٹھ ہجری میں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریہ موتہ کیلئے حضرت زید بن حارثہ کو امیر مقرر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ تمہارے امیر ہوں گے۔ ایک یہودی جس نے یہ باتیں سنی تھیں حضرت زید کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ اگر تمہارا رسول سچا ہے تو تم زندہ واپس نہیں آؤ گے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ میں زندہ آؤں گا یا نہیں آؤں گا مگر ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سچا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا۔ حضرت زید شہید ہوئے ان کے بعد حضرت جعفر نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہو گئے۔ اسکے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہوئے اور قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پھیل جاتا کہ حضرت خالد بن ولید نے مسلمانوں کے کہنے سے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے لشکر کو واپس لے آئے۔

طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ جب حضرت زید شہید ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اہل خانہ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لائے تو ان کی بیٹی اس حال میں تھی کہ اس کے چہرے سے رونے کے آثار ظاہر ہو رہے تھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 55 سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا کہ حضرت زید کیلئے مغفرت طلب کریں وہ جنت میں دوڑتے ہوئے داخل ہو گئے ہیں۔

حضرت جبلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوے کے لئے تشریف نہ لے جاتے تو آپ ہتھیار کسی کو نہ دیتے سوائے حضرت علی کے یا حضرت زید کے۔ حضرت جبلہ ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کجاوے تحفۃً دیئے گئے تو ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زید کو دے دیا۔ پھر حضرت جبلہ کی ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو جبے ہدیہ کئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زید کو عطا فرمایا۔ ایک اور جگہ بیان ہوا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محب کہا جاتا تھا۔ حضرت زید کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی زید۔

جنگ موتہ کا بدلہ لینے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑا لشکر صفر گیارہ ہجری میں تیار فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ روم کے خلاف جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ لشکر جب تیار ہوا تو اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید کو بلایا اور اس مہم کی قیادت آپ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا اپنے باپ کے شہید ہونے کی جگہ کی طرف جاؤ اور تیزی کے ساتھ سفر کرو اور ان تک اطلاع پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ۔ پھر صبح ہوتے ہی وہاں پر حملہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زید کا بدلہ لینے کیلئے ان جگہوں کو اپنے گھوڑوں کے ذریعہ سے روند ڈالو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ سے مزید فرمایا اپنے ساتھ راستہ بتانے والے بھی لے کر جاؤ اور وہاں کی خبر کے حصول کے لئے بھی آدمی مقرر کرو جو تمہیں صحیح صورتحال سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی بخشے اور جلد واپس لوٹ آنا۔ اس مہم کے وقت حضرت اسامہ کی عمر سترہ سال سے بیس سال کے درمیان تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کے لئے اپنے ہاتھ سے ایک جھنڈا باندھا اور حضرت اسامہ سے کہا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اس کی راہ میں جہاد کرو جو اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو۔

اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہو گئے حتیٰ کہ آپ کی بیماری بڑھ گئی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید فرماتے تھے کہ لشکر اسامہ کو بھجواؤ۔ سوموار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے روانہ ہو جاؤ حضرت اسامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے اسی اثناء میں ان کی والدہ حضرت ام ایمن کی طرف سے ایک شخص یہ پیغام لے کر آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت دکھائی دے رہا ہے طبیعت بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ یہ اندوہناک خبر سنتے ہی حضرت اسامہ حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے واپس آ گئے تو دیکھا کہ آپ پر نزع کی حالت تھی۔ 12 ربیع الاول کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جس کی وجہ سے مسلمانوں کا لشکر جرف مقام سے مدینہ واپس آ گیا اور حضرت بریدہ نے حضرت اسامہ کا جھنڈا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر گاڑ دیا۔ جب حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی گئی تو حضرت ابوبکر نے حضرت بریدہ کو حکم دیا کہ جھنڈا لے کر اسامہ کے گھر جاؤ کہ وہ اپنے مقصد کیلئے روانہ ہو۔ حضرت بریدہ جھنڈہ لے کر لشکر کی پہلی جگہ پر لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام عرب میں فتنہ ارتداد پھیل چکا تھا۔ صحابہ نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر فی الحال لشکر اسامہ کی روانگی متاخر کر دیں حضرت ابوبکر نہ مانے اور فرمایا کہ اگر درندے مجھے گھسیٹتے پھریں تو بھی میں اس لشکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق بھجوا کر رہوں گا۔ بہرحال لشکر ایک بار پھر تیار ہو گیا بعض صحابہ نے حالات کی نزاکت کے باعث پھر مشورہ دیا کہ فی الحال اس لشکر کو روک لیا جائے۔ حضرت ابوبکر نے پھر اسی آہنی عزم کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اگر جنگل کے درندے مدینہ میں داخل ہو کر مجھے اٹھا لے جائیں تو بھی وہ کام کرنے سے باز نہیں آؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ جب حضرت ابوبکر کے حکم کے مطابق جیش اسامہ جرف کے مقام پر اکٹھا ہو گیا تو حضرت ابوبکر خود وہاں تشریف لے گئے اور لشکر کا جائزہ لیا اور اس کو ترتیب دی۔ اس وقت حضرت اسامہ سوار تھے جبکہ حضرت ابوبکر خلیفۃ الرسول پیدل چل رہے تھے۔ حضرت اسامہ نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اترتا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ بخدا نہ ہی تم نیچے اترو گے اور نہ ہی میں سوار ہوں گا اور مجھے کیا ہے کہ میں اپنے دونوں پیر اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کے لئے آلودہ نہ کروں کیونکہ غازی جب قدم اٹھاتا ہے تو اس کیلئے اسکے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اسکو سات سو درجے بلندی دی جاتی ہے اور اس کی سات سو برائیاں ختم کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوبکر نے حضرت اسامہ کے لشکر کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی تھی کہ تم خیانت نہ کرنا تم بدعہدی نہ کرنا چوری نہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا۔ چھوٹی عمر کے بچے اور بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا اور نہ ہی جلانا کسی بھیڑ گائے اور اونٹ کو کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم ضرور ایسی قوم کے پاس سے گزرو گے جنہوں نے اپنے آپ کو گرجاؤں میں عبادت کے لئے وقف کر رکھا ہوگا تو انہیں چھوڑ دینا۔ تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جو اپنے برتنوں میں انواع و اقسام کے کھانے لائیں گے تم اگر ان میں سے کھاؤ تو بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور تم ضرور ایسی قوم کے پاس پہنچو گے جنہوں نے درمیان سے اپنے سروں کو منڈوایا ہوگا لیکن چاروں طرف سے بالوں کو لٹوں کی مانند چھوڑا ہوگا پس تم ایسے لوگوں کو تلوار کا ہلکا سا زخم لگانا اور اللہ کے نام کے ساتھ اپنا دفاع کرنا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں طعن اور طاعون کی وباء سے محفوظ رکھے۔ بہرحال یکم ربیع الآخر گیارہ ہجری کو حضرت اسامہ اپنے لشکر کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہو کر منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے حسب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے علاقہ ابنیٰ پہنچے اور صبح ہوتے ہی آپ نے بستی کے چاروں اطراف سے ان پر حملہ کیا۔ اس لڑائی میں جس نے بھی مسلمان مجاہدوں کے ساتھ مقابلہ کیا وہ قتل ہوا اور بہت سے قیدی بھی بنائے گئے اسی طرح بہت سا مال غنیمت بھی حاصل ہوا جس میں سے انہوں نے خمس رکھ کر باقی لشکر میں تقسیم کر دیا۔ اس معرکہ سے فارغ ہو کر لشکر نے ایک دن اسی جگہ قیام کیا اور اگلے روز مدینہ کے لئے واپسی کا سفر اختیار کیا۔

جب یہ کامیاب اور فاتح لشکر مدینہ پہنچا تو حضرت ابوبکر نے مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ سے باہر نکل کر ان کا بھرپور خیر مقدم کیا۔ مدینہ میں داخل ہو کر لشکر مسجد نبوی تک گیا۔ حضرت اسامہ نے مسجد میں دو نفل ادا کئے اور اپنے گھر چلے گئے۔ جیش اسامہ کا بھجوایا جانا مسلمانوں کیلئے بہت نفع کا موجب بنا کیونکہ اہل عرب یہ کہنے لگے کہ اگر مسلمانوں میں طاقت اور قوت نہ ہوتی تو وہ ہرگز یہ لشکر روانہ نہ کرتے۔ اس طرح کفار بہت سی ایسی باتوں سے باز آ گئے جو وہ مسلمانوں کے خلاف کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت زید بن حارثہ اور ان کے بیٹے حضرت اسامہ بن زید پر جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور محبوب تھے ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم صدیق آدم صاحب آف آئیوری کوسٹ اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب آف اوکاڑہ پاکستان کا ذکر خیر فرمایا و رنماز جنازہ غائب پڑھایا۔ ......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad